REGD.. No L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱

روزنامہ
# الفضل
لاہور

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۲۹۷۹

چندہ سالانہ بیرون پاکستان ۲۰ روپیہ ★

فی پرچہ ۱۱ سالانہ چندہ ۲۴ روپے ششماہی ۱۳ روپے سہ ماہی ۷ روپے ماہانہ ۲ روپے

جلد ۳۹/۵ | منگل ۲۳ ربیع الاول ۱۳۷۰ھ ۲ صلح ۱۳۳۰ ہش ۲ جنوری ۱۹۵۱ء | نمبر ۱

## پشاور میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ

پشاور۔ یکم جنوری۔ پشاور شہر اور چھاؤنی میں آئندہ دس دن کے لئے دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے۔ یہ دفعہ لاریوں کے مالکوں کے متوقع مظاہرے کی وجہ سے کی گئی ہے۔ جو کل کیا جا رہا ہے۔ آج مسلم لیگ پارٹی نے حمل و نقل کے ذرائع کو قومی ملکیت بنانے کے بل پر غور کیا۔ اسمبلی کا اجلاس کل شروع ہوگا۔

## اخبارِ احمدیہ

ربوہ۔ ۳۰ دسمبر (ڈاک سے) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو کل ۱۰۲ء۵ تک بخار ہو گیا تھا۔ آج ۱۰۱ ہے۔ سر میں درد ہے، اور کھانسی کی شکایت بہت زیادہ ہے۔

ربوہ۔ ۳۱ دسمبر (ڈاک سے) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو بخار کی شکایت ہے اور کھانسی کی تکلیف ہے۔

ربوہ۔ یکم جنوری (برقیہ) آج حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو ۱۰۴ درجے تک بخار ہے۔ بخار لرزہ کے ساتھ ہوا ہے۔ جو اس وقت بھی ہے۔ سر میں شدید درد اور زکام ہے

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

### بخیریت پہنچ گئے

فری ٹاؤن یکم جنوری (برقیہ) مولوی عبدالحکیم صاحب اور مولوی محمد صدیق صاحب بخیریت فری ٹاؤن پہنچ گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں مجاہدوں سے دین کے بڑے بڑے کام لے۔

### درخواستِ دُعا

میرے والدِ محترم مکرم مولوی عصمت اللہ صاحب (بہلولپوری) سیاسی رقابتوں کی بناء پر ایک قتل کے مقدمے میں پھنسے ہوئے ہیں۔ اس مقدمے کی سماعت سیشن کورٹ میں ۸، ۹ جنوری کو شروع ہو رہی ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ والد صاحب محترم کو باعزت بری کرے اور ہماری پریشانیوں کو رُو بہ انحطاط فرمائے
صلاح الدین احمد۔ واقف زندگی (ناظم جامعہ)

## مسئلہ کشمیر پر بحث کو وزرائے اعظم کی کانفرنس کے ایجنڈے میں شامل کر لیا جائے۔ برطانوی جرائد کا مطالبہ

لندن یکم جنوری۔ برطانیہ کے دو موقر جریدوں "مانچسٹر گارڈین" اور "سنڈے آبزرور" نے وزیر اعظم پاکستان کے اس مطالبے کو کہ "دولت مشترکہ کے ممبر ملکوں کی جمہرات کو شروع ہونے والی وزرائے اعظم کی کانفرنس کے ایجنڈے میں مسئلہ کشمیر پر بحث کو بھی شامل کیا جائے" بہت اہم جانتے ہوئے دولت مشترکہ پر زور دیا ہے۔ کہ ان کے اس مطالبے کو مان لیا جائے۔

"مانچسٹر گارڈین" نے اپنے افتتاحیے میں لکھا ہے کہ اگر پاکستان نے اس کانفرنس میں شمولیت نہ کی تو مشرق وسطیٰ کے امور پر اس ٹھاٹھ سے بحث نہ ہو سکے گی جس طرح کہ ہونی چاہئے۔ خان لیاقت ایک بردبار اور غیر جذباتی مدبر ہیں۔ کانفرنس میں ان کی عدم شمولیت اس بات کی شاہد ہوگی۔ کہ پاکستان بھر میں واقعی ایسی صورت اور کشمیر کے متعلق عام احساس پیدا ہو گیا ہے۔ جس نے خان لیاقت کو کانفرنس میں نہ آنے پر مجبور کر دیا ہے۔ کشمیر کا مسئلہ واقعی ایک نہایت اہم مسئلہ ہے اور اس کو معرض التواء میں ڈالے رکھنے کے نتائج خطرناک ہونگے۔ وزیر اعظم پاکستان کے شامل نہ ہونے سے ماسکو اور پیکنگ کی حکومتوں کو خوشی ہوگی۔ اور اگر بالفرض ہندوستان بھی اس پر مسرور ہوا تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ہندوستان میں ایسے رجحانات پائے جاتے ہیں۔ جو خودکشی کے مترادف ہیں۔ خان لیاقت کے اس کانفرنس میں شمولیت نہ کرنے کی ذمہ داری پنڈت نہرو پر عاید ہوگی۔ اور ان کی پوزیشن کو بہت زیادہ کمزور کر دے گی۔

اسی طرح "سنڈے آبزرور" نے اپنے افتتاحیے میں لکھا ہے کہ یہ سیدھی سی بات ہے۔ کہ ایشیائی ملکوں کے حالات کو سدھارنے کے لئے مسئلہ کشمیر کا سلجھانا بے حد ضروری ہے۔ اس وقت ہندوستان و پاکستان کی فوجوں کی نظریں ایک دوسرے کی نگرانی میں لگی رہتی ہیں اور دونوں کا مشترکہ دفاع ایک امر محال ہے۔ پاکستان بھی مشرق وسطیٰ کے اسلامی ممالک کی مدد کرنے سے معذور ہے۔ مسئلہ کشمیر کے حل نہ ہونے سے ہندوستان و پاکستان کے درمیان جو تجارتی جنگ شروع ہے۔ اس سے ہندوستان میں شدید قحط کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔

**جنگ کوریا۔** ٹوکیو یکم جنوری۔ آج اشتراکی فوجیں ۱۴۰ میل امریکی دفاعی لائن کو کئی جگہوں سے توڑ کر اندر گھس گئیں اور ہنجن دریا کو عبور کر کے دس میل اندر پیش قدمی کر گئیں۔ ۲ لاکھ چینی کمونسٹ سیئول کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ دفاعی لائن میں سب سے بڑا شگاف سیئول سے ۲۸ میل شمال میں ہوا ہے۔

## گیارہ ہزار امریکنوں کا صفایا

لندن یکم جنوری۔ نئی چینی خبر رساں ایجنسی کی ایک اطلاع کے مطابق کوریا کے شمال مشرق سے شمالی کوریا اور چین کے اشتراکی رضاکاروں نے ۱۱ ہزار امریکنوں کا صفایا کر ڈالا ہے۔ اس کے علاوہ ایک ہزار سے زاید سپاہی گرفتار کئے جا چکے ہیں۔

شمالی کوریا میں اشتراکیوں کی فتح یابیوں سے کوریا کی جنگ کا نقشہ یکسر بدل کر رہ گیا ہے۔ اور عوامی فوجیں اب مدافعت چھوڑ کر جوابی حملوں پر اتر آئی ہیں۔

### مختصرات

**کراچی** یکم جنوری۔ کراچی صوبائی مسلم لیگ کی مجلس عاملہ نے مطالبہ کیا ہے کہ اگر مسئلہ کشمیر کے متعلق برطانوی حکومت کا رویہ اسی طرح کا غیر امدادی سا رہا تو پاکستان دستور یہ پاکستان کے دولت مشترکہ سے نکل آنے کا ریزولیوشن پاس کرے۔

**عمان** یکم جنوری۔ اس وقت اسرائیل کے پاس ۲۴ جہازوں کا تجارتی بیڑہ ہے۔ جس کا مجموعی وزن ۴۲ ہزار ٹن ہے۔ ان جہازوں نے ایک سال میں ۵۰۰ ہزار آدمیوں اور ۲ لاکھ ۴۰ ہزار ٹن سامان "اسرائیل" کو پہنچایا ہے۔

**ٹوکیو** یکم جنوری۔ اگر بین الاقوامی بے آئینی کا یہی حال رہا۔ تو جنرل ڈگلس میکارتھر کا کہنا ہے کہ جاپان کو بھی مسلح کرنا پڑے گا۔ اور آزاد قومیں جاپان کے تحفظ کے لئے ہر ممکن اقدام کر گذریں گی۔

**کراچی** یکم جنوری۔ کل لیاں انڈونیشی وزیر خارجہ نے ایک بیان میں کہا کہ انڈونیشیا مغربی نیوگنی کے سلسلے میں انتقال اختیارات سے کم کسی چیز پر رضامند نہ ہوگا۔

## پاکستانی کابینہ کا غیر معمولی اجلاس

کراچی یکم جنوری۔ دولت مشترکہ میں اگر مسئلہ کشمیر پر بحث کو ایجنڈے میں شامل نہ کیا جائے۔ تو وزیر اعظم پاکستان کا وزرائے اعظم کی جمعرات کو لندن میں شروع ہونے والی کانفرنس میں شرکت کریں یا نہ کریں۔ اس مسئلے پر غور کرنے کے لئے آج پاکستانی کابینہ کا غیر معمولی اجلاس ۸ گھنٹے سے زیادہ عرصہ تک جاری رہا۔ آج کابینہ کے دو اجلاس ہوئے۔

**لندن۔** یکم جنوری۔ آج لندن میں مقیم پاکستانی سفیر مسٹر ابراہیم رحمت اللہ نے بھی وزیر خارجہ برطانیہ مسٹر بیون سے ملاقات کی۔

### نزدیک و دور سے

**کراچی** یکم جنوری۔ میجر جنرل نذیر احمد آج امپریل ڈیفنس کالج میں حصول تربیت کی غرض سے جانے کیلئے یہاں پہنچے

**ماسکو** یکم جنوری۔ جرمنی کے متعلق مغربی طاقتوں نے روس کو جو مراسلہ بھیجا تھا۔ روس نے اس کا جواب دے دیا ہے

**فارموسا** یکم جنوری۔ جنرل چیانگ کائی شیک نے فارموسا میں عام لام بندی کا حکم جاری کر دیا ہے۔

**نئی دہلی** یکم جنوری۔ نیپال کے وزیر اعظم کی حکومت ہندوستان سے نیپال میں سیاسی اصلاحات کے بارے میں جو بات چیت کر رہی تھی وہ ختم ہو گئی۔

**ڈھاکہ** یکم جنوری۔ حکومت پاکستان نے مشرقی پاکستان ریلیو بورڈ کے رکن خان بہادر محمد محمود کو پٹ سن بورڈ کا ممبر نامزد کیا ہے۔

**کراچی** یکم جنوری۔ وزیر داخلہ پاکستان آنریبل خواجہ شہاب الدین کل کی بجائے پرسوں لاہور آئیں گے۔

**لاہور** یکم جنوری۔ پچاس ہندوؤں کا ایک قافلہ دیپالپور جانے کیلئے ۱۱ جنوری کو یہاں پہنچے گا۔ اس کے علاوہ ۴ جنوری کو ۲۵ سکھ زائرین کا ایک قافلہ بھائی پھیرو آئے گا۔

**لاہور** یکم جنوری۔ مڈل سیکس ہسپتال اور شاہی بحریہ کے سرجن سر گرڈون جو پاکستان میں ایک ماہ کے دورہ کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ آج کراچی سے بذریعہ طیارہ یہاں پہنچے۔ آپ یہاں اپنے ۵ روزہ قیام میں پنجاب کے طبی اداروں اور ہسپتالوں کا معائنہ بھی کریں گے۔ اس کے علاوہ آپ اعلیٰ طبی تعلیم کی ریسرچ پر لیکچر بھی دیں گے۔

**لاہور** یکم جنوری۔ ڈپٹی کمشنر لاہور نے ایک اعلان میں عوام کو مطلع کیا ہے کہ بعض لوگ اب تک سیلاب زدگان کی امداد کیلئے چندہ فراہم کر رہے ہیں۔ چندہ جمع کرنے کے در اصل صرف وہ لوگ مجاز ہیں۔ جن کے پاس ڈی سی صاحب کی اتھارٹی چٹ ہے

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۳ میکلوڈ روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر: مسعود روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

# جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر علمائے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تقاریر

## ۲۶ر دسمبر ۱۹۵۰ء (بمقام ربوہ) دوسرا اجلاس

(الفضل کے نامہ نگار خصوصی کے قلم سے)

پروگرام کے مطابق ظہر و عصر کی نمازوں کے بعد دوسرے اجلاس کی کارروائی باقاعدہ طور پر اڑھائی بجے شروع ہوئی اس اجلاس کی صدارت ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ جج چوہدری نعمت خاں صاحب نے فرمائی۔ سب سے پہلی تقریر جامعہ احمدیہ کے پروفیسر جناب قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے "پسر موعود کی پیشگوئی کا ظہور" کے موضوع پر فرمائی۔ یہ اجلاس بھی حسب سابق تلاوت قرآن شریف اور نظم سے شروع ہوا۔ مکرم قاضی صاحب نے اپنی تقریر میں نہ صرف اس پیشگوئی کا مصداق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو ثابت کیا بلکہ حوالہ جات اور بعد میں ظہور ہونے والے واقعات و شواہد سے پیشگوئی کی ہر شق کا ہر لحاظ سے پورا ہو جانا بھی ثابت فرمایا۔ اس سلسلے میں آپ نے پیغامیوں کی طرف سے کئے جانے والے اعتراضات اور سبز اشتہار سے متعلقہ شان مصلح موعود کے متعلق عبدالرحمٰن صاحب مصری کے مبینہ اعتراضات کا کافی و شافی جواب بھی دیا۔ اور یہ بھی کو چار کرنے والی نشانی کی وضاحت کی کہ یہ کن کن جہتوں سے حضور ایدہ اللہ کے وجود باوجود پر چسپاں ہوتی ہے۔ لیکن افسوس کہ قلت وقت کے باعث محترم قاضی صاحب اپنے وسیع مضمون کو پورا بیان نہ کر سکے اور ابھی سامعین کی بھی تشنگی پوری طرح بجھی نہ تھی کہ صاحب صدر نے وقت ختم ہونے کا الارم دیدیا

### مولوی عبدالغفور صاحب کی تقریر

آپ کے بعد مولوی عبدالغفور صاحب مولوی فاضل نے پون گھنٹے تک تقریر کی۔ آپ کی تقریر کا موضوع تھا "نامحرم مرد و عورت کا آزادانہ اختلاط اسلام نے کیوں منع قرار دیا ہے"۔ اور آپ کے بعد لندن میں مسجد احمدیہ کے سابق امام جناب چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ بی اے ایل ایل بی نے "ممالک یورپ میں تبلیغ اسلام کے مستقبل" کے موضوع پر پُراز معلومات تقریر فرمائی۔

### باجوہ صاحب کی تقریر

آپ نے تقریر کے شروع میں بیان کیا کہ ۱۹۱۳ء کے اوائل میں حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے اس ضرورت کو محسوس کیا تھا کہ بلاد مغرب میں تبلیغ اسلام کے لئے ایک مبلغ کو بھیجا جائے اور یوں فروری ۱۸۹۸ء والی پیشگوئی کہ "وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا" کے پورا ہونے کی طرف پہلا قدم اٹھا۔ اسوقت مجلس انصار اللہ کے نام سے ایک مجلس نوجوانوں کی تھی جس نے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے اس ارادے کی خبر پاتے ہی نہ صرف اس خدمت دین کے لئے ایک نوجوان کو پیش کر دیا۔ بلکہ آمد و رفت کے کرائے کی پیشکش بھی کی وہ مبارک نوجوان مکرم چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم اے تھے۔ چوہدری صاحب نے لندن جاکر نہایت کم مائیگی کے عالم میں تبلیغ کا کام شروع کیا۔ اس وقت سلسلے کی جو بساط تھی اور جس چھوٹے پیمانے پر کام چلایا گیا تھا۔ اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ تھوڑے عرصے کے بعد جب کہ آپ نے وہاں ایک مختصر سی دوکان میں تبلیغی مشن جاری کر رکھا تھا۔ مرکز کو خط لکھا۔

> میرا ارادہ ہے کہ میں کسی قہوہ خانہ میں لوگوں کی ایک میٹنگ بلا لیا کروں اور حاضرین کی تواضع کافی سے کیا کروں لیکن اس سے ذرا میرے مشن کا خرچ بڑھ جائے گا گویا ۵ شلنگ ماہوار یعنی قریباً ۴/۴/۰ روپے کی ایزادی ہو جائے گی۔

لیکن اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ان مخلص مساعی میں اس قدر برکت ڈالی کہ چوہدری صاحب کے عہد ہی میں لندن کا مشن مسجد کے لئے جگہ خریدنے میں کامیاب ہو گیا جس کا سنگ بنیاد خود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے بنفس نفیس لندن جاکر رکھا اور جب یہ مسجد تعمیر ہونے لگی۔ تو لندن کے اخباروں میں ہماری جماعت کی عمارت کے چرچے ہونے لگے۔ ان کا خیال تھا کہ ہم لندن میں مسجد کی تعمیر کا قصد کرنے کی جرأت کر رہے ہیں تو یہ محض اسلئے ہے کہ ہمارے پاس بہت سی دولت ہے۔ لیکن انہیں نہیں معلوم تھا کہ دراصل ہماری امارت کا راز ہماری قربانی میں ہے۔

مکرم باجوہ صاحب نے تقریر کو جاری رکھتے ہوئے کہا۔ کہا جا سکتا ہے کہ اعداد و شمار کے لحاظ سے ہمیں جو ترقی ہوئی وہ اتنی زیادہ اور نمایاں نہیں۔ کیونکہ ہمارا اور مغرب کا تمدن مختلف ہے لیکن ہمیں اللہ تعالیٰ نے وہاں ایک زبردست اور مخلص جماعت کے قیام میں توفیق دی۔ اور جماعت کے ارکان کے اخلاص کا اندازہ اسی سے لگا لیجئے کہ مسجد ربوہ کی تعمیر کی تحریک جب ہمارے پاس پہنچی تو گو حضور ایدہ اللہ نے اپنی طرف سے ہمارا حصہ -/۱۱ روپے ڈال لیا تھا۔ لیکن جماعت کے مخلصین نے ۱۲۹ پونڈ گویا سوا ہزار روپیہ کے قریب چندہ دیا۔ اسی طرح ہیگ اور واشنگٹن کی مساجد کے لئے تو ایک انگریز احمدی خاتون نے ہی ۱۰۰ پونڈ چندہ دے دیا۔ گذشتہ سال سالانہ اجتماع کے انعقاد کا سارا خرچ لندن کی جماعت نے خود ادا کیا۔ جو جماعت کے اخلاص میں دلیل ہے

### خواتین کی اہمیت

باجوہ صاحب نے بتایا کہ وہاں زندگی کے ہر شعبے میں خواتین کو بڑی اہمیت حاصل ہے اور کوئی دوڑ ایسی نہیں سماجی ہو۔ ثقافتی ہو یا تمدنی و مذہبی جس میں وہ آگے آگے نہ ہوں۔ میرے جانے تک ہم اس سلسلے میں آگے نہ آ سکے تھے۔ لیکن میرے ساتھ میری بیوی کے چلے جانے سے یہ رہی سہی کمی بھی پوری ہو گئی آپ نے بتایا کہ اس وقت وہاں ہر قوم کے احمدی موجود ہیں۔ جن میں ایک درجن کے قریب انگریز احمدی بھی ہیں۔ گو لندن کی ۸۲ لاکھ آبادی بیک وقت پیغام حق پونچانا مشکل ہے تاہم مشن کا قدم اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ آگے ہی کی طرف اٹھا ہے اور ہم نے شاہ انگلستان تک کو تبلیغی خطوط لکھنے میں بھی باک محسوس نہیں کیا۔ مناظروں کے چیلنج دیئے جاتے ہیں۔ بڑے بڑے پادریوں سے بحثیں ہوتی ہیں۔ پارلیمنٹ کے ارکان تک پیغام حق پہنچایا جاتا ہے اور مشن کا اثر و رسوخ اسی ایک بات سے ظاہر ہے کہ ہمارے ایما پر برطانوی دارالامرا اور دار العوام میں دو دفعہ پاکستان کے حق میں بحثیں تک ہوئی ہیں۔ برطانی اخباروں میں ہماری سرگرمیوں کا تذکرہ اکثر ہوتا ہے اور اب ہمارا لندن کا مشن خدا کے فضل سے اس مقام پر آگیا ہے کہ پریس آسانی سے اسے نظرانداز نہیں کر سکتا۔

### ایک سوال

تقریر کو جاری رکھتے ہوئے باجوہ صاحب نے کہا ایک سوال یہاں پیدا ہو سکتا ہے کہ اب یورپ میں اسلام کا مستقبل صرف ہمیں سے وابستہ ہے اور کیا دوسری کوئی قوم کسی طرح بھی وہاں تبلیغ میں کوشاں نہیں؟ آپ نے کہا میں اسکے جواب میں آپ کو سارے یورپ بھر کی اسلامی سرگرمیوں کا ہلکا سا خاکہ بتاتا ہوں۔ لندن میں اس وقت تین مسجدیں ہیں۔ ایک بہت قدیمی مسجد ہے۔ ایسٹ اینڈ کے محلہ تربا میں یہ مسجد حکومت نے جنگ کے زمانہ کے دوران میں ملاحوں کے لئے تعمیر کروائی تھی۔ انہوں نے نمازوں وغیرہ کے لئے بھی کوئی امام رکھا ہوا نہیں ہے۔ بس معمول یہ ہے کہ اگر کسی جمعے کو کبھی کبھار چار آدمی جمع ہو جائیں۔ تو کسی کو پیش امام بنا کر نماز ادا کر لی جاتی ہے۔ اسکے علاوہ ایک عظیم الشان مسجد ہے جو حکومت نے زمانہ جنگ کے دوران ہی میں مصریوں کے لئے تعمیر کرائی تھی۔ اس کے امام ڈاکٹر عبدالقادر ہیں اس مسجد کو بہت سی اسلامی حکومتوں کی طرف سے باقاعدہ گرانٹیں ملتی ہیں۔ لیکن یہ مسجد صرف عیدین کی نمازوں کے لئے ہے۔ پاکستان بھی اس مسجد کو باقاعدہ کچھ گرانٹ دیتا ہے اس کے متعلق خود لیڈر میگزین ۱۴ر ستمبر ۱۹۴۹ء میں ڈاکٹر عبدالقادر کا چھپا تھا۔ یہ بیان ان کی تبلیغی مساعی پر روشنی ڈالنے کے لئے کافی ہے

> ہم نے یہاں کوئی موذن اذان دینے کے لئے نہیں رکھا۔ ہم یہاں صرف عیدین کے لئے جمع ہوتے ہیں۔ کیونکہ روزانہ نماز و عبادت تو گھر میں بھی ہو سکتی ہے۔

اسکے علاوہ برلن میں پیغامیوں کی ایک مسجد ہے۔ جس کے امام دل کی تکلیف کے بہانے ووکنگ مشن کے ہاں استراحت فرما رہے ہیں فرانس میں حکومت نے ایک مسجد بنا رکھی ہے۔ جہاں تبلیغی سرگرمیوں کا یہ حال ہے کہ اگر کوئی غیر مسلم از راہ زیارت بھی آ جائے تو اس سے ٹکٹ وصول کیا جاتا ہے اور مسجد کے امام اکثر سیڑھیوں میں بیٹھے تسبیح فرماتے رہتے ہیں۔ وہ فرانسیسی زبان تک سے آشنا نہیں ہیں۔ دراصل حکومت وقتاً فوقتاً اسے اپنے پراپیگنڈے کے لئے استعمال کرتی ہے۔

یورپ کے دیگر اسلامی ملکوں میں تبلیغ اسلام کا ذکر کرتے ہوئے باجوہ صاحب نے کہا سپین میں تو جہاں اسلام قطعی طور پر مفقود ہے۔ تبلیغ اسلام کلیتاً ممنوع ہے۔ اب ہمارے نوجوان مبلغ مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر نے حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کے ماتحت از سر نو یہ قندیل جلائی ہے۔ ترکی کا رویہ اور تمدن ظاہر ہے۔ باقی رہا۔ البانیہ جس کے بادشاہ خود جلا وطن ہیں وہاں ہمارے مبلغ مولوی محمد دین صاحب ۱۹۳۶ء میں تشریف لے گئے تھے۔ مگر انہیں وہاں سے نکال دیا گیا۔ لیکن وہ حضور کے حکم کے مطابق یوگوسلاویہ کی سرحد پر آکر تبلیغ میں مصروف ہو گئے۔ جہاں اللہ تعالیٰ نے انہیں ایک جماعت دیدی۔ بلغاریہ یوگوسلاویہ اور رومانیہ سمیت ہائے مالٹیک حکومتوں کے آہنی پردے میں ہیں۔ یہاں اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنا جرم ہے۔ آپ نے بتایا کہ ان ممالک کے مسلمانوں کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ نے ٹوٹا ہوا حال کہا ہے کہ وہ ہمیں ملکر رہے گا۔ آپ نے بتایا کہ ہالینڈ میں ہمارا مشن دن بدن کامرانی کی راہوں پر گامزن ہو کر

(باقی صفحہ پر)

# باوجود نامساعد حالات کے میرے توجہ دلانے پر جماعت نے قربانی کا نہایت اچھا نمونہ پیش کیا

## دنیا میں صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے عشق میں گداز اور آپ کے نام اور عزت کو قائم کرنے والی ہے

## پاکستان کے مفاد کو پارٹی بازی کے مفاد سے مقدم رکھو

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ ۱۹۵۰ء کے موقع پر ۲۷ دسمبر کے دوسرے اجلاس میں جو تقریر فرمائی اس کا خلاصہ اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے۔

احباب کو معلوم ہے کہ یہ سارا سال میرا زیادہ تر کھانسی اور نزلہ کی تکلیف میں گزرا ہے۔ اور اسی بیماری کی وجہ سے میرے جسم میں وہ تاب و توانائی نہیں کہ میں زیادہ بول سکوں۔ سردی میں اٹھنے بیٹھنے سے دردیں شروع ہو جاتی ہیں۔ اور میرے لئے بیٹھنا یا کھڑا ہونا مشکل ہو جاتا ہے۔ اس لئے میں نے احباب سے یہ خواہش کی تھی۔ کہ جہاں تک ہو سکے وہ گرد اڑانے سے پرہیز کریں۔ اور اگر ان کی ملاقاتوں پر نظام کے ماتحت کوئی پابندی لگا دی جائے تو وہ خوشی کے ساتھ اسے قبول کریں۔ اور مجھے خوشی ہے کہ احباب نے میری اس ہدایت پر عمل کیا۔ یہ تو آئندہ کے لئے احتیاط ہے۔ لیکن بیماری بیماری ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ گلہ پر بیماری کا بہت زیادہ اثر ہے۔ لیکن بہرحال جب تک مجھے توفیق ہے اس وقت تک میرا کام ہے کہ میں اپنے اس فرض کو پورا کرتا جاؤں۔ جو خدا تعالیٰ نے میرے سپرد کیا ہے۔ جب تک میری زبان میں جنبش ہے۔ میں خدا تعالےٰ کے کلام کو پہنچانے میں کسی طرح دریغ نہیں کروں گا۔

فرمایا میرا دستور تھا کہ میں دوسرے دن کی تقریر کسی علمی موضوع پر کیا کرتا تھا۔ مگر پچھلے پانچ سال سے برابر میں اس پر عمل نہیں کر سکا۔ بوجہ بیماری کے مجھ میں طاقت تو نہیں کہ میں اس دستور کو دوبارہ جاری کر سکوں۔ لیکن پھر بھی میں نے ارادہ کیا کہ اگر خدا تعالےٰ توفیق دے۔ تو اس پر عمل کروں تا آئندہ نسلوں کی تربیت کے کام آئے۔ اور فائدہ اٹھانے والوں کی دعائیں مجھے پہنچیں۔ اس دفعہ انشاء اللہ میں کسی علمی مضمون پر تقریر کرونگا۔

آج حسب دستور میں متفرق امور کے متعلق کچھ کہوں گا۔

فرمایا۔ ربوہ میں زمینوں کا بڑا حصہ جو ہے حکومت کے قوانین کے ماتحت اس کی نشان دہی ہو گئی ہے۔ جن لوگوں نے زمین خریدی ہے انہیں چاہیئے کہ وہ جلد از جلد مکانات تعمیر کریں۔ اور نظامت جائداد کا کام ہے کہ وہ اینٹیں تیار کرے۔ کیونکہ بعض لوگوں کی خواہش ہے کہ وہ جلد مکان بنائیں۔ لیکن اینٹیں دستیاب نہیں ہو رہیں۔ مکانات بنانے والوں کو چاہیئے کہ وہ باہر کی دیواریں پکی بنالیں۔ اور اندر کچی اینٹیں لگالیں۔ تا پکی اینٹوں کا بوجھ ہلکا ہو جائے۔ دوسرے شہروں میں بھی پکی اینٹوں کو حاصل کرنے میں بعض دقتیں ہیں۔ پھر ربوہ میں تو نیا نیا کام شروع ہوا ہے۔

اس سال پانی کی بھی دقت رہی ہے۔ کل صبح تو پانی نہ ملنے کی وجہ سے آٹا بھی گوندھا نہ جا سکا۔ سرکاری محکموں میں واٹر ٹینکس کے لئے کوششیں کی گئیں لیکن ہر جگہ کوئی نہ کوئی احراری صفت آدمی ملا۔ جس نے اس کے حصول میں روکاوٹ پیدا کی۔ آخری کوشش کے لئے آدمی لاہور بھیجا گیا مگر تمام کوششیں ناکام ہو گئیں۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے غیب سے مدد کی ملتان میونسپلٹی کا ایک واٹر ٹینک لاہور میں زیر مرمت تھا۔ پریذیڈنٹ صاحب میونسپلٹی کو فون کیا گیا۔ اور انہوں نے ہمیں وہ ٹرک کرایہ پر دے دیا۔ اور اب خدا تعالےٰ کے فضل سے پانی کی دقت کچھ حد تک دور ہو گئی۔ پنجاب میں اسلام کی پہلی خدمت بھی ملتان سے کی گئی تھی۔ کہ اس علاقہ کے رہنے والوں نے اسلام کو پہلے قبول کیا۔ اور ہمارے جلسہ پر امداد کی توفیق بھی ملتان کو ہی ملی۔ ملتان میونسپلٹی کے صدر نے اپنی شرافت کا اعلےٰ نمونہ پیش کیا ہے فجزاہ اللہ احسن الجزاء

فرمایا ہمارا انتظام بہرحال ناقص ہے۔ اور سردی بھی شدت کی پڑ رہی ہے۔ دوستوں کو چاہیئے کہ وہ اپنی صحتوں کا خیال رکھیں۔ اور سردی میں زیادہ نہ پھریں کیونکہ مومن کی جان بہت زیادہ قیمتی ہے۔ اور اس کا ضیاع درست نہیں۔

فرمایا۔ انگریزی ترجمۃ القرآن اور تفسیر کبیر کی ایک ایک اور جلد شائع ہو گئی ہے۔ قرآن کا پڑھنا اور اپنی آئندہ نسل کو سکھانا نہایت ضروری ہے۔ افسوس ہے کہ پچھلے سال دوستوں نے ان کی خریداری کی طرف خاص توجہ نہیں دی اور اب بھی تفسیر کبیر پہلی جلد جزو اول کی بہت سی کاپیاں دفتر میں پڑی ہیں۔ حالانکہ یہی ایک ہتھیار ہے جس سے ہم نے دنیا کو فتح کرنا ہے۔ اگر اس ہتھیار سے ہم نے کام نہ لیا۔ تو ہماری فتح مشکل ہی نہیں محال ہے۔ تیسویں پارہ کی آخری جزو کی لکھائی عنقریب شروع ہو جائے گی۔ اور ۱۹۵۱ء میں انشاء اللہ شائع ہو جائے گی۔ اسی طرح ترجمۃ القرآن انگریزی کی تیسری جلد بھی جلد شائع ہو جائیگی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اہم کتب کی اشاعت کا بندوبست ہو گیا ہے۔ حقیقۃ الوحی چھپ چکی ہے۔ اور اس کے علاوہ اور کتابیں بھی شائع ہونگی۔ انشاء اللہ اگلے سال یہ کتب برابر چھپنی شروع ہو جائیں گی۔ احباب کو ان کی خرید کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔

فرمایا ایک اور بات میں یہ کہنی چاہتا ہوں۔ اور اس کی طرف میں نے پچھلے چند خطبات میں برابر توجہ دلائی ہے اور اس پر بعض دشمنان اسلام کے خطوط آئے کہ دیکھا یہ سلسلہ ختم ہونے لگا ہے۔ لیکن یہ ان کی حماقت تھی۔ ہر جماعت پر کوئی نہ کوئی ایسا وقت آیا کرتا ہے۔ کہ جب اس میں جوش پیدا کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ غزوہ حنین کے موقعہ پر جب مسلمان پیچھے ہٹ گئے تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو جوش دلایا۔ اور اس کے نتیجہ میں شکست مبدل بہ فتح ہو گئی۔ الٰہی جماعتیں مرتی نہیں بلکہ بعض اوقات وہ سو جاتی ہیں۔ اور انہیں جگانے کی ضرورت پڑتی ہے۔ چنانچہ جب نومبر میں میں نے احباب کو تحریک جدید کے وعدوں کی طرف توجہ دلائی۔ تو اس وقت دفتر اول کی آمد ۱۳۶۰۰۰ تھی۔ اور اب وہ ۲۱۴۵۰۴ ہو گئی ہے۔ اور موعودہ رقم میں سے صرف ۶۳ ہزار روپے باقی ہیں اور چونکہ جماعت نے دوبارہ یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ اسے اپریل ۱۹۵۱ء تک ادا کر دیں گے۔ اس لئے امید ہے کہ وہ بھی جلد وصول ہو جائے گا۔ جب میں نے جماعت کو توجہ دلائی۔ تو دشمن نے لکھا تھا دیکھو یہ لوگ مر گئے۔ اب دیکھیں وہ کیا کہتا ہے۔ انصاف کا تقاضہ تو یہ ہے کہ وہ کہے احمدی دوبارہ زندہ ہو گئے۔ بہرحال جماعت نے قربانی کا نہایت اچھا نمونہ پیش کیا ہے۔ سیلاب کی وجہ سے پنجاب کا اکثر حصہ تباہ ہو چکا تھا۔ سندھ میں فصلیں بیماری کی وجہ سے ۲۵ سے ۴۰ فیصدی تک تباہ ہو گئی تھیں۔ اتنی تباہی کے ایام میں جماعت نے سستی دکھائی۔ تو یہ بے ایمانی کی علامت نہیں۔

تحریک جدید دفتر دوم کے وعدوں میں سے قریباً نصف وصول ہوا ہے اور یہ امر نہایت خطرناک ہے کیونکہ اس میں اکثر نوجوان شامل ہیں۔ اور نوجوان بوڑھوں سے زیادہ قربانی کا نمونہ دکھا سکتے ہیں۔ بوڑھوں پر اخراجات کا جو بوجھ ہوتا ہے۔ نوجوانوں پر نہیں ہوتا۔ اس طرف خدام الاحمدیہ کو جلد توجہ کرنی چاہیئے۔ نوجوانوں کے وعدے بوڑھوں سے زیادہ ہونے چاہئیں۔ اور ان کی ادائیگی کی بھی جلد کوشش کرنی چاہیئے۔ میں نے شرائط کو بہت ہلکا کر دیا ہے۔ اور ان شرائط کے ہوتے ہوئے سوائے کنگال کے سب لوگ اس میں حصہ لے سکتے ہیں۔ نوجوانوں کو اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہیئے۔ اور اپنی کوششوں کو تیز کرنا چاہیئے۔

میں احباب کو یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ آئندہ چند سال میں انہیں بہت زیادہ قربانیاں کرنی ہونگی۔ آئندہ کچھ سال مالی لحاظ سے بہت نازک ہیں۔ اور بہت سے کام ہمارے ذمہ ہیں۔ سکول بنانے ہیں۔ کالج بنانے ہیں۔ دفاتر بنانے ہیں۔ پھر احباب نے خود مکانات تعمیر کرنے ہیں۔ پس احباب کو مالی قربانیوں سے گھبرانا نہیں چاہیئے۔ جماعت کو پھر سے پاؤں پر کھڑا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ احباب زیادہ سے زیادہ مالی قربانیاں پیش کریں۔

میں نے چند ماہ ہوئے مسجد واشنگٹن اور مسجد ہیگ کی تحریک کی تھی۔ جب میں نے مسجد لنڈن کی تحریک کی تھی۔ اس وقت جماعت کی تعداد موجودہ تعداد سے دس گنا کم تھی اور میں نے چندہ کی عورتوں میں تحریک کی تھی۔ جنکی آمد بالعموم مردوں سے نصف ہوتی ہے۔ پھر بھی انہوں نے ۶۰-۷۰ ہزار روپیہ چندہ دے دیا تھا۔ اب جبکہ ہماری تعداد دس گنا زیادہ ہو گئی ہے۔ ہم ان نیک کاموں میں سستی کیوں دکھائیں۔ ہمیں ہر اہم جگہ پر ہی نہیں ہر جگہ پر مسجدیں بنانی ہونگی۔ تا ہم ان لوگوں کو جو ہمیں مسلمان نہیں سمجھتے یہ بتا سکیں کہ کیا یہ کام غیر مسلموں کے ہیں۔ جن لوگوں کی مالی حیثیت اچھی ہے۔ وہ اپنے اوپر بوجھ ڈالکر ایک ایک ماہ کی نصف آمد دے دیں تو یہ بوجھ ہلکا ہو جائے گا۔ اور پھر کچھ لوگ ایسے کھڑے ہو جائیں۔ جن کی ہزار ہزار روپیہ کی آمد ہے۔ ہزار ہزار روپیہ دے دیں۔ اور جن لوگوں کی آمد ۱۰۰۰ سے کم ہے وہ ۲۵-۲۵ فیصدی دے دیں۔ اور ۱۰۰ سے کم آمد والے ۵-۵ فیصدی دے دیں۔ تو یہ بوجھ آسانی سے ہلکا ہو سکتا ہے۔

اس موقعہ پر حضور نے اعلان فرمایا کہ ڈاکٹر عزیز علی صاحب نے کالج کے لئے پانچ صد روپے لکھایا ہے اور چیک لکھ کے دے دیا ہے کہ یہ روپیہ میری امانت تحریک جدید سے لے لیا جائے۔ اسی طرح بابو سراج دین صاحب آف لاہور بھی ایک سو روپیہ دیتے ہیں۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء

فرمایا اب آخر میں میں ایک اہم معاملہ کی طرف توجہ دلاتا ہوں جواب نہایت ہی اہم ہوگیا ہے اور وہ ہماری مخالفت کا ایک عام رو ہے جب ہم قادیان سے آئے تھے تو چونکہ اس وقت صرف قادیان ہی میں مسلمان تھے تو زمیندار اور دوسرے اخبار یہ لکھ رہے تھے کہ قادیان والے اچھے ہیں لیکن جو اخبار اس وقت ہماری تعریفیں کر رہے تھے ہماری مخالفت میں اب پیش پیش ہیں۔ میں نے اس وقت جماعت کو تبلیغ کی طرف توجہ دلائی تھی۔ لیکن مجھے کہا گیا کہ یہ وقت مخالفت جگانے کا نہیں کچھ دیر تک ہمیں انتظار کرنا چاہیئے اور اب جب شورش پیدا ہو چکی ہے یہ کہا جاتا ہے اب ذرا ٹھہر جاؤ گویا خدا کے دین کی تبلیغ نہ امن کی حالت میں جائز ہو اور نہ فساد کی حالت میں ہو۔ بہرحال جماعت سے بہت زیادہ غفلت ہوئی ہے اور اب اصلاح کی صورت یہ ہے کہ جماعت شورش کی پرواہ نہ کرے اور زیادہ سے زیادہ تبلیغ میں لگ جائے

اس وقت جو جماعتیں ہماری مخالفت میں پیش پیش ہیں وہ مجلس احرار اور علامہ مشرقی کی اسلام لیگ اور اسلامی جماعت ہیں۔ مجلس احرار نے دینی تقاریر میں متواتر ہمارے قتل کی تحریک کی ہے اور منٹگمری میں کھلے بندوں یہ کہا ہے کہ ایک رات تمام احمدیوں کے مکانوں پر نشانات لگا دو اور پھر کسی وقت ان سب کو قتل کر دو۔ کسی جگہ گورنمنٹ کو توجہ دلا رہا ہے کہ وہ ہمیں خلاف قانون قرار دے دیں یا اقلیت قرار دے دیں۔ یہ لوگ جو چاہیں کہیں۔ لیکن ان کے نزدیک پاکستان میں چونکہ اسلامی حکومت ہے اس لئے ہمیں ان کی باتوں کے جواب دینے کی بھی ضرورت نہیں۔ پھر کھلے بندوں بعض جگہ ہم پر حملے کرنے کی تیاریاں کی جا رہی ہیں اور ہم پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی (نعوذ باللہ) ہتک کر رہے ہیں۔ حالانکہ اگر دنیا میں کوئی جماعت زندہ موجود ہے جو رسول کریمؐ کے عشق میں گداز اور آپؐ کے نام اور عزت کو قائم کرنے والی ہے تو وہ صرف احمدیت ہی ہے۔ ہماری تو بنیاد ہی یہ ہے کہ رسول کریمؐ کا نور ہمیشہ قائم رہے گا آپ ہمیشہ زندہ رہیں گے اور آخری زمانہ میں آپ کے ہی ایک غلام نے آپ کے دین کو زندہ کرنا ہے۔ کیا کوئی عقلمند کہہ سکتا ہے کہ ایسا فرقہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کر سکتا ہے۔ یہ عقلی طور پر محال ہے یہ ہو نہیں سکتا کہ ایک شخص کسی دوسرے کے شاگرد ہونے کا بھی دعویٰ کرے اور پھر اس کو جاہل بھی کہے۔

پھر کئی جگہوں پر ہم پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم انگریزوں کے خوشامدی ہیں اور ان کے ایجنٹ ہیں اور اس سے افسروں کا ایک طبقہ بھی متاثر ہوگیا ہے مجھے تو تعجب آتا ہے کہ باوجود علم دوست اور تجربہ کار ہونے کے انہیں دھوکہ کیسے لگ گیا۔ اور ہمارے حق میں ان کی دیانتداری مفقود کیوں ہوگئی۔

کسی وقت یہی مولوی جواب ہم پر یہ الزام لگا رہے ہیں ہم پر یہ الزام لگایا کرتے تھے کہ ہم انگریزوں کے خلاف بغاوت کر رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کے بعد علماء کی سب کتب کو دیکھو تو ان میں گورنمنٹ کو ہمارے خلاف بھڑکایا گیا ہے۔ اگر وہ افسر غور کرتے تو انہیں معلوم ہو جاتا کہ اگر اس جماعت کو انگریزوں نے کھڑا کیا ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پہلے دس سال یہ انگریزوں کی کیوں مخالفت تھی مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے خود حضرت مسیح موعودؑ کے ایک الہام پر ایک رسالہ لکھ کر شائع کیا کہ میں نے نہیں کہا تھا کہ یہ شخص باغی ہے۔ دیکھو اب اسے الہام بھی اسی قسم کے ہو رہے ہیں۔ اگر انگریزوں نے ہی آپ کو قائم کیا تھا تو چاہیئے تھا کہ وہ اپنے مطلب کی باتیں آپ کو سکھاتے۔ امریکہ اور برطانیہ عیسائیت کی مدد میں پیش پیش ہیں۔ یہ دونوں ملک ایک ارب پونڈ سے زیادہ عیسائی مشنوں پر خرچ کر رہے ہیں جو ہندوستان اور پاکستان کی مجموعی آمد سے بھی زیادہ ہے۔ لیکن عجیب بات ہے کہ وہ ایک ایسے آدمی کو صرف مسلمانوں میں منافرت پھیلانے کے لئے کھڑا کرتے ہیں۔ جو کہتا ہے کہ عیسےٰ علیہ السلام وفات پا گئے ہیں گویا اپنے کئے کرائے پر وہ خود پانی پھیر رہے ہیں۔ یہ تو ایسا ہی ہے جیسا کوئی کہے دس روپے لینے کے لئے میری ماں کو مار دو۔ آج تم کہہ رہے ہو کہ ہم سب کو مارا جا سکتا ہے۔ لیکن جب ہم تھوڑی تعداد میں تھے اس وقت ہم میں وہ کونسی طاقت تھی جس کو حاصل کرنے کے لئے انگریزوں نے اتنا انتہائی حربہ چلایا کہ اپنے مذہب کی بنیاد کو گروانے سے بھی دریغ نہ کیا۔

فرمایا اب میں واقعاتی مثالیں دیتا ہوں کہ احمدی انگریزوں کے ایجنٹ نہیں

اگر احمدیوں کو انگریزوں نے ہی قائم کیا ہوتا تو ضروری تھا کہ پادری لوگ جو واقعہ میں عیسائیت کے ایجنٹ ہیں وہ ان کے دوست ہوتے۔ مگر ہوا کیا کہ سب سے پہلے مخالفت عیسائیوں نے کی ہے۔ ریلیا رام عیسائی کا مشہور مقدمہ ہے۔ باوجود اس کے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان کے گاہک تھے۔ مگر اس نے تعصب کی وجہ سے اس کی بھی کوئی پرواہ نہ کی اور آپ پر ڈاکخانہ جات کے ایک انگریز سپرنٹنڈنٹ کی مدد سے جھوٹا الزام لگا کر مقدمہ چلایا۔ پھر آپ کے مشہور مخالف پادری ٹھاکر داس ہیں جیکب پادری فتح مسیح وارث مسیح اور ڈپٹی عبداللہ آتھم ہیں جو سب عیسائی ہیں۔ اور پھر عجیب بات ہے کہ آتھم سرکاری ملازم تھا۔ مگر انگریزوں نے ہی حضرت مسیح موعودؑ کو کھڑا کیا تھا تو کیا انہوں نے اپنے ایک اعلےٰ افسر سے ہی یہ کہنا تھا کہ وہ آپ کی مخالفت کرے پھر دور امرتسر کے ڈی۔سی مارٹینوں نے آپ کے نام خلاف قاعدہ وارنٹ گرفتاری جاری کیا۔ پھر قادیان جانے والوں کے نام لکھے جاتے۔ قادیان کے رستوں میں حضرت مسیح موعودؑ کی وفات سے دو سال قبل تک پہرہ مقرر رہا پھر اگر حضرت مسیح موعودؑ انگریزوں کے قائم کردہ ہوتے تو مارٹن کلارک ہماری مخالفت کیوں کرتا۔ نیز ہمارے خلاف مولوی محمد حسین بٹالوی نے اس کی مدد کی جو اس بات کا بین ثبوت ہے کہ آج جو الزام ہم پر لگایا جاتا ہے کہ احمدیہ جماعت انگریزوں کی قائم کردہ ہے صریحاً غلط ہے۔

مزید واقعاتی مثالیں دیتے ہوئے فرمایا اگر احرار کا یہ قول صحیح ہے کہ وہ انگریزوں کے دشمن اور ہم ان کے دوست ہیں تو کیا یہ ہماری انگریز دوستی کی علامت ہے کہ مجھ پر تو ۱۹۳۴ء میں کریمنل لا ایکٹ لگایا گیا اور کہا گیا کہ میں اپنی حفاظت کے لئے باہر سے احمدی بھی نہیں منگوا سکتا اور چار پانچ سو پولیس اور افسر دو سپرنٹنڈنٹ پولیس اور ایک ڈپٹی کمشنر اس کے لئے قادیان بھیجے گئے کہ عطاء اللہ شاہ بخاری تلواروں کی نوکوں تلے تقریر کریں۔ پھر جب لاہور میں شہید گنج کو گرایا گیا تو اس وقت گورنمنٹ ہی کے پولیس کے نام یہ پیغام آتے تھے کہ خبردار احرار کو تکلیف نہ ہو۔ کیا یہ ہماری انگریز دوستی اور آپ کی انگریز دشمنی کی علامت ہے؟

تقریر جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ احرار کہتے ہیں کہ کشمیر کے معاملہ میں احمدیوں نے غداری کی ہے لاہور میں ایک تقریر کے دوران میں سردار آفتاب احمد صاحب جنرل سیکرٹری مسلم کانفرنس کشمیر نے کہا کہ احمدیوں نے غداری کے طور پر فرقان فورس بھیجی۔ یہ لوگ خفیہ خبریں ہندوستانی فوج تک پہنچاتے تھے اور دشمن کے جہاز پاکستانی فوج کی پوزیشنوں پر حملہ آور ہوتے تھے۔ یہ بیان پنجاب کے مشہور اخبارات میں چھپا۔ ہم نے اس کے خلاف شکایت کی کہ اگر ہم غدار تھے تو حکومت نے آخر ہمیں دو سال تک وہاں کیوں بٹھائے رکھا۔ چنانچہ گورنمنٹ کی طرف سے سردار آفتاب احمد کو کہا گیا کہ وہ معافی مانگے اور کشمیر منسٹری کی طرف سے ایک مسودہ تیار کر کے کراچی بھیجا گیا کہ سردار صاحب ان الفاظ میں تردید کریں گے۔ لیکن وہ تردید راولپنڈی کے ایک قلیل الاشاعت اخبار تعمیر میں کی گئی۔ اور پھر ان الفاظ میں بھی نہ کی گئی جو مسودہ میں کراچی ارسال کئے گئے تھے۔ پھر جب کچھ وقت گزر گیا۔ تو سردار صاحب نے ایک ماہ ہوا پھر وہی اعتراض شائع کر دیا۔ خدا تعالےٰ نے ان کو جھوٹا کرنے کے سامان کئے۔ سر اوون ڈکسن ثالث کی حیثیت سے پاکستان آئے اور ضرورت ہوئی کہ والنٹیئر فوجیں نکال دی جائیں۔ چنانچہ فرقان بٹالین کو بھی واپس کیا گیا۔ اسے فارغ کرتے ہوئے کمانڈر انچیف نے جو اعلان کیا وہ سردار آفتاب احمد اور دیگر احراری کارکنوں کے الزام کی دھجیاں اڑا رہا تھا یہ اعلان صرف غیر جانبدار اخبارات نے شائع کیا۔ دشمن اخباروں نے شائع نہیں کیا۔

سردار آفتاب احمد کے الزام کی تردید میں کمانڈر انچیف نے لکھا۔ آفتاب احمد صاحب نے فرقان فورس پر جو الزام لگایا ہے میں اپنے بہترین علم کے ماتحت کہہ سکتا ہوں کہ اس میں ایک شوشہ بھی سچائی کا نہیں اور یہ الزام سارے کا سارا جھوٹا ہے۔ فرقان فورس نے اس سارے عرصہ میں نہایت شاندار خدمت کی ہے اور پھر بغیر معاوضہ کے کی ہے۔

پھر ایک اور سرکاری افسر لکھتے ہیں کہ :۔

اس بارہ میں کوئی شخص کمانڈر انچیف کے خلاف نہیں لکھ سکتا۔ کیونکہ وہ اس معاملہ میں زیادہ تجربہ کار ہیں۔ لیکن اپنے ذاتی علم کی بناء پر میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ سوائے تعریف کے میں نے اس بٹالین کے متعلق اور کچھ نہیں سنا۔ وہ بات جس کو ہم ذمہ وار لوگ پسند کر رہے ہیں بعض لوگ تعصب کی بناء پر اس پر اعتراض کر رہے ہیں اور ہمیں افسوس ہے کہ اس بارہ میں سردار آفتاب احمد نے جو بیان شائع کیا ہے وہ انتہائی غیر شریفانہ ہے۔

اس طرح احرار نے عوام کو بھڑکانے کے لئے یہ جھوٹا پراپیگنڈا کیا ہے کہ چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان نے پاکستان سے غداری کی ہے ہمارے ملک کے لوگوں کو کشمیر سے بہت دلچسپی ہے اور ظاہر ہے کہ جس شخص کے متعلق انہیں یہ پتہ لگ جائے کہ وہ کشمیر سے غداری کر رہا ہے اس کے متعلق وہ مشتعل ہو جائیں گے۔ یہ سب کام کرنے کے بعد بھی یہ لوگ دیانت دار کہلاتے ہیں۔ میں غیر احمدیوں سے کہوں گا کہ اگر اتنے افتراء کرنے والے مولوی برسر اقتدار آگئے تو تم دوسروں کو کیا منہ دکھاؤ گے۔

حضور نے اس موقعہ پر آزاد کے کٹنگ سنائے کہ کس طرح احرار نے چوہدری صاحب موصوف پر الزامات عائد کئے لیکن جب پول کھلنے لگا تو تو حسب ضرورت ان میں ہیر پھیر کرتے رہے۔ حضور ایدہ اللہ نے آزاد ۵ دسمبر ۴۹ء میں شائع کردہ الزامات کو بھی سنایا اور پھر اصل میمورنڈم سے بھی وہ حصہ پڑھ کر سنایا جس پر اعتراض کیا گیا تھا۔ اور ثابت کیا کہ کس طرح جگہ جگہ اس میں تحریف و تبدل اور حذف سے کام لیا گیا ہے۔

احمدیہ جماعت نے اپنا علیحدہ میمورنڈم کیوں پیش کیا؟ اس کے جواب میں حضور نے فرمایا۔ میرا جواب یہ ہے کہ علیحدہ میمورنڈم پیش کرنے کی وجہ احرار اور ان کے ہم خیال تھے۔ اگر یہ نہ ہوتے تو ہم علیحدہ میمورنڈم پیش نہ کرتے اور مسلم لیگ کو ہم سے علیحدہ میمورنڈم پیش کرانے کی ضرورت تھی۔ جب باؤنڈری کمیشن آیا تو یہ تجویز کی گئی کہ جتنے زیادہ میمورنڈم پیش کئے جائیں بہتر ہیں۔ اس خیال کے ماتحت ہماری جماعت کو بھی کہا گیا کہ وہ علیحدہ میمورنڈم پیش کرے بلکہ ہم ہی نہیں بلکہ مسلم لیگ گورداسپور نے بھی علیحدہ میمورنڈم پیش کیا اور عالم فرید صاحب ایم ایل اے، شیخ کبیر الدین صاحب سابق نمائندہ مسلم لیگ

شریف حسین صاحب وکیل مشہور احرار لیڈر محبوب عالم صاحب حال اوکاڑہ اور مرزا عبدالحق صاحب وکیل ابھی تک زندہ ہیں جن لوگوں نے اس میمورنڈم کو تیار کیا۔ اگر علیحدہ میمورنڈم پیش کرنا لیگ کی مخالفت ہے۔ تو کیا گورداسپور لیگ کا علیحدہ میمورنڈم پیش کرنا لیگ دشمنی نہیں۔

لبعد میں یہ فیصلہ کیا گیا۔ کہ اصل فریق مسلم لیگ اور کانگرس ہیں اس لئے اپنا کیس پیش کرنے کا وقت صرف انہیں کو دیا جائے گا۔ جب یہ فیصلہ ہمیں ملا۔ تو ہم نے علیحدہ میمورنڈم پیش کرنے کا فیصلہ چھوڑ دیا۔ اور لیگ نے علیحدہ علیحدہ میمورنڈم پیش کرنے کا فیصلہ اس لئے کیا تھا۔ کہ کہیں احراری اپنے مدعا میں کامیاب ہو جائیں۔ لیکن لبعد میں کانگرس نے اپنے وقت میں سے کچھ وقت سکھوں اور اچھوتوں کو بھی دیدیا۔ اور اس خیال سے کہ اس کا تقسیم ملک پر کچھ اثر ہو۔ لیگ نے تجویز کیا کہ وہ بھی کچھ میمورنڈم پیش کرا دے۔ چنانچہ احمدیوں اور عیسائیوں کو ایسا کرنے کے لئے کہا گیا۔ باقیوں کو اجازت نہ دی گئی۔

اب سوال یہ ہے کہ احمدیوں کو الگ میمورنڈم پیش کرنے کی اجازت کیوں دی گئی۔ مسلم لیگ گورداسپور کو کیوں اجازت نہ دی گئی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ مسلم لیگ گورداسپور بہرحال مسلم لیگ کہلاتی ہے اور کوئی عقلمند نہیں کہہ سکتا۔ کہ وہ مرکزی لیگ کے ساتھ متفق نہ ہوگی۔ لیکن احراریوں نے پروپیگنڈا کیا تھا۔ کہ احمدی مسلمان نہیں۔ اور شبہ تھا کہ ہندو یا سکھ کہیں یہ نہ کہہ دے کہ چونکہ یہ مسلمان نہیں۔ اس لئے ان کی آبادی کو نکال کر دیکھا جائے۔ کہ آیا گورداسپور میں مسلمان اکثریت میں ہیں یا اقلیت میں۔ اس لئے لیگ نے احمدیوں سے علیحدہ میمورنڈم پیش کرنے کے لئے کہا۔ تا یہ ثابت ہو جائے۔ کہ اگر یہ مسلمان نہ بھی ہوں۔ تب بھی یہ لوگ پاکستان میں آنا چاہتے ہیں غرض احراریوں نے جو الزام لگایا ہے۔ کہ احمدیوں کی طرف سے کیس ظفراللہ خان نے پیش کیا ہے۔ غلط ہے۔ کیس شیخ بشیر احمد نے پیش کیا تھا۔ پھر وہ کیس اس لئے پیش نہیں ہوا تھا کہ ہم مسلمان نہیں۔ بلکہ یہ ثابت کرنے کے لئے ہوا تھا۔ کہ ہم مسلمان ہیں۔

اس موقعہ پر حضور نے جماعت احمدیہ کی طرف سے پیش کیا ہوا میمورنڈم پڑھ کر سنایا۔ اور اس کا احرار کی طرف سے عائد شدہ الزامات سے مقابلہ کر کے بتایا کہ کس طرح اس بارہ میں افتراء سے کام لیا گیا ہے۔

---

تقریر جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ یاد رکھنا چاہئے۔ کہ وقت صرف لیگ اور کانگرس کو دیا گیا تھا۔ اگر مسلم لیگ کو علیحدہ میمورنڈم پیش کرنے کی اجازت نہ ملتی تو یہ میمورنڈم پیش نہیں ہو سکتا تھا۔ اس کے گواہ نواب ممدوٹ، خواجہ عبدالرحیم سابق کمشنر، چوہدری اکبر علی صاحب اور دیگر مسلم لیگ کے رکن ہیں۔ اور پھر کمیشن کے دونوں جج جسٹس محمد منیر اور ہز ایکسی لینسی دین محمد صاحب گورنر سندھ ہیں۔ میں خود جسٹس منیر کی کوٹھی پر گیا۔ ہز ایکسی لینسی گورنر سندھ بھی آ گئے تھے۔ میرے ساتھ شیخ بشیر احمد صاحب اور درد صاحب بھی تھے۔ ہم نے اس میمورنڈم پر قانونی طور پر بحث کی۔ اور اس کی کاپیاں ان لوگوں کو بھی دی گئیں۔ اگر ہم ایسا نہ کرتے تو ریڈ کلف کو ادھر ادھر کے بہانے بنانے کی ضرورت ہی نہ تھی۔ وہ احراریوں کا فتویٰ پیش کر کے کہہ سکتا تھا۔ کہ چونکہ احمدی مسلم نہیں۔ اس لئے ان کو نکال دیا گیا۔ تو مسلم صرف ۴۹ فی صدی رہ جاتے ہیں۔ جو غیر مسلم کے مقابلہ میں اقلیت ہے۔ اس لئے یہ ضلع ہندوستان میں شامل ہونا چاہئے۔ اور اس میمورنڈم کے پیش کرنے کا یہ فائدہ ہوا۔ کہ ریڈ کلف کو متعدد بہانے تلاش کرنے پڑے۔ اور ان کی وجہ سے آج ہم انگریزوں کو بدنام کر رہے ہیں۔ احرار کے تعلقات چونکہ ہندوستان سے ہیں۔ اس لئے وہ یہ پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔

ہم نے میمورنڈم صرف اس لئے پیش کیا تھا۔ کہ احراری چونکہ ہمیں غیر مسلم کہتے ہیں۔ اس لئے تم ہمیں مسلم سمجھو یا غیر مسلم۔ ہم پاکستان میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔ اور ہم مسلم لیگ کے ساتھ ہیں۔ پس سوال احمدیوں کے پیش ہونے کا نہیں بلکہ احمدیوں کو پیش کرانے کا سوال ہے۔ پس سوال یہ نہیں کہ احمدی کیوں پیش ہوئے بلکہ سوال یہ ہے کہ احراریوں نے احمدیوں کو غیر مسلم بتا کر ضلع گورداسپور میں مسلمانوں کو اقلیت بنانے کی کوشش کی۔ جس کا رد ضروری تھا۔ احمدی تو اس لئے پیش ہوئے کہ ضلع میں مسلمانوں کی اکثریت ثابت کی جائے۔

اخبار آزاد ۲ جون ۱۹۵۰ء میں یہ الزام لگایا گیا ہے۔ کہ ہم نے میمورنڈم میں یہ کہا تھا۔ کہ قادیان بین الاقوامی یونٹ بن چکا ہے۔ اس لئے اسے حق ہے۔ کہ وہ ہندوستان میں رہے یا پاکستان میں۔ یہ فقرہ الفضل میں شائع شدہ خلاصہ سے لیا گیا ہے۔ جو کسی اخبار یا رپورٹر نے کیا ہے جو غلط ہے۔ ہمارے اصل میمورنڈم سے اسے دور کا تعلق بھی نہیں۔ اگر مجلس احرار یہ فقرہ ہمارے میمورنڈم سے دکھا دے۔ تو میں دو ہزار روپے انعام دوں گا۔ اور اس کا فیصلہ میں کمیشن کے ممبر ہز ایکسی لینسی دین محمد گورنر سندھ پر چھوڑتا ہوں۔ اگر وہ یہ کہہ دیں کہ یہ فقرہ میمورنڈم میں موجود ہے یا اس کے ہم معنی کوئی اور فقرہ موجود ہے۔ تو فیصلہ نقل کر کے مجھے بھیج دیں۔ میں دو ہزار روپیہ کا چیک انہیں بھیج دیتا ہوں۔ اگر فیصلہ میرے خلاف ہو۔ تو وہ دو ہزار براہ راست مجلس احرار کو دیدیں۔

اس موقعہ پر حضور نے میمورنڈم سے وہ پیراگراف پڑھ کر سنایا۔ جس کا غلط ترجمہ الفضل میں چھپا تھا۔ پھر فرمایا۔ اگر الفضل میں شائع شدہ غلط خلاصہ کو بھی لیا جائے۔ تب بھی احرار کا جھوٹ ثابت ہے اس الفضل کے شائع شدہ خلاصہ میں بھی "اسلامی دنیا کا حصہ" چھپا تھا۔ لیکن آزاد نے اسلامی کا لفظ اڑا دیا اور دنیا کا حصہ رہنے دیا۔ پھر اس لئے اسے حق ہے۔ کہ وہ خواہ ہندوستان میں رہے یا پاکستان میں اس کے اگلے فقرات کو حذف کر دیا گیا ہے۔

ان تحریفات اور حذف سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آزاد کے معنی جھوٹ اور تعصب سے آزاد ہونے کے نہیں۔ بلکہ مادر پدر آزاد کے ہیں۔ اتنا بڑا جھوٹ ان مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے بولا جاتا ہے۔ جنہوں نے کسی زمانہ میں سچ کی خاطر اپنی گردنیں کٹوا دیں یہ ان مسلمانوں کے ایمان کو برباد کرنے کے لئے جھوٹ بولا جاتا ہے۔ جن کے ماں باپ نے سچائی کو قائم کرنے کے لئے عظیم الشان قربانیاں دیں۔ یہ جھوٹ کو شیر مادر سمجھ کر پی جانے والے تو صادقوں کے سردار کہلاتے ہیں۔ اور سچ بولنے والے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن ہیں۔

حضور نے فرمایا۔ میں پھر ہز ایکسی لینسی دین محمد کو جج مقرر کرتا ہوں۔ اور دو ہزار روپیہ انعام مقرر کرتا ہوں۔ کہ آیا الفضل میں شائع شدہ غلط خلاصہ میں "اسلامی" کا لفظ ہے یا نہیں۔ اور کیا ہم نے پاکستان میں شمولیت کا فیصلہ کیا ہے یا نہیں۔ اگر فیصلہ ہمارے خلاف ہو۔ تو میں دو ہزار روپیہ احرار کو دوں گا۔ لیکن اگر ہز ایکسی لینسی دین محمد بوجہ اپنے عہدہ کے جج بننا منظور نہ کریں۔ تو پھر پانچ آدمی صدر انجمن احمدیہ مقرر کرے اور پانچ آدمی مرکزی مجلس احرار مقرر کرے اور پھر ان دس میں سے نو آدمی قرعہ ڈال کر نکالے جائیں۔ اور یہ پانچ آدمی مؤکد بعذاب قسم کھا کر جو فیصلہ کریں مجھے وہ فیصلہ منظور ہوگا۔ اگر یہ فیصلہ میرے حق میں نہ ہوا تو میں دو ہزار روپیہ مجلس احرار کو دیدوں گا۔

ہم نے باؤنڈری کمیشن کے وقت کیا کیا کام کیا۔ باؤنڈری کمیشن کا کام ایک نادر چیز ہے۔ ہندوؤں کو بھی اس کے قواعد معلوم نہیں تھے۔ اور نہ تازہ لٹریچر دستیاب ہو سکتا تھا۔ میں نے فوراً سینکڑوں روپیہ خرچ کر کے امریکہ اور برطانیہ سے تازہ لٹریچر منگوایا۔ ایک ماہر کو جو سکول آف اکنامکس کے پروفیسر تھے منگوایا۔ اور کئی ہزار روپیہ خرچ کر کے ان کی مدد سے نقشے تیار کئے۔ اور لیگ کو دیئے۔ مجھے تعجب ہے کہ حکومت کے افسر ہماری خدمات کو بھول گئے۔ اور ان لوگوں کو عزت دی جو تقسیم سے پہلے یہ کہتے تھے۔ کہ ہم پاکستان کی پ بھی نہیں بننے دیں گے۔

حضور نے تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔ مسلم لیگ سے متعلق بعض اخبار برابر یہ پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔ کہ احمدی جناح لیگ والوں سے مل گئے ہیں۔ تاکہ عوام میں اپنے ساتھ ہمدردی پیدا کریں۔ حالانکہ یہ بالکل جھوٹ ہے۔ میں نے اس دفعہ فیصلہ کیا ہے کہ ہم مرکز سے الیکشنوں میں دخل نہ دیں گے بلکہ انتخابی حلقہ کے احمدی باہم مشورہ سے فیصلہ کریں گے۔ ظاہر ہے کہ اس اصل کے فیصلہ کے بعد کوئی سمجھوتہ کسی انجمن سے نہیں ہو سکتا۔ ذاتی طور پر جو لوگ مجھ سے ملے ہیں۔ احمدی یا غیر احمدی۔ میں نے ان کو یہی مشورہ دیا ہے۔ کہ یہ تفرقہ کا وقت نہیں۔ تم کو چاہئے کہ لیگ کی کوئی غلطی ہے۔ تو اندر رہ کر اصلاح کرو۔ اس وقت الگ پارٹیاں نہ بناؤ۔ مگر میرے اس رویہ کا بدلہ ہے۔ جو پنجاب کے بعض لیگی لیڈر یا لیگی اخبار دے رہے ہیں انسان کی تو طینت یہ ہے۔ کہ وہ محسن اور خیر خواہ کی قدر کرتا ہے۔ مگر پنجاب لیگ کے یہ کارکن شاید اپنے آپ کو انسانیت سے بھی بالا سمجھتے ہیں۔ میں دوستوں کو باوجود اصولی مشورہ دوں گا تفصیل نہیں دے سکتا کہ فیصلہ کے خلاف ہے۔ کہ احرار اور احرار کے دوست جو چاہیں کریں۔ ان کو اپنے فرض کو نہیں بھولنا چاہئے۔ انہیں چاہئے کہ پاکستان کے فائدہ کے لئے فساد اور اختلاف کو کم کرنے کی ہر جگہ کوشش کریں۔ اور دلوں کو ملانے کی کوشش کریں۔ اور ہر ایک کو نصیحت کریں۔ کہ یہ وقت اختلاف کا نہیں۔ پاکستان کے مفاد کو پارٹی بازی کے مفاد سے مقدم رکھو۔ اور مل کر ملک کی پھنسی ہوئی کشتی نکالنے کی کوشش کرو۔

آپ نے فرمایا۔

میں جناح لیگ والوں سے کہتا ہوں۔ کہ آپ کے اخبارات نے زیادہ شرافت سے کام لیا ہے۔ اور اس وجہ سے یقیناً میرا یہ مشورہ آپ کے لئے تکلیف دہ ہوگا۔ لیکن پاکستان ذاتی فوائد سے مقدم ہے۔ مجھے معاف کریں۔ کہ باوجود آپ کے نیک سلوک اور شرافت کے میں آپ کے حق میں رائے نہیں دے سکتا اگر پاکستان کے لئے خطرہ نہ ہوتا۔ تو اس فتنہ انگیزی کے بعد میں آپ کی تائید کا اعلان کرتا مگر زمانہ کے حالات مجھے مجبور کرتے ہیں۔ کہ میں صلح اور اتحاد پر ہی زور دوں۔ ہاں میرے دل پر جہاں آپ کے اس فعل کا برا اثر ہے۔ کہ آپ نے اپنے جذبات کو قربان کر کے اتحاد کو قائم کیوں نہ رکھا سو ہاں اس بات کا اچھا اثر ہے کہ ایسی سستی شہرت کا موقع کہ احمدیت پر جھوٹ بول کر آپ لوگوں میں مقبول ہو سکتے تھے آپ نے ہاتھ سے جانے دیا۔ اور ظلم کے ارتکاب کو پسند نہ کیا۔ میں آپ کے اس فعل کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ اور خدا تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ آپ کو

# سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دائمی مرکز قادیان دارالامان

– میں –

# عبادتوں اور دعاؤں کے پاکیزہ ماحول میں ـــــ جماعت احمدیہ کا کامیاب سالانہ جلسہ

– ہمارے نامہ نگار خصوصی کے قلم سے –



**جلسے کی سب سے بڑی خصوصیت ذکر الٰہی۔ سوز و گداز۔ رقت اور دعاؤں کی وہ کیفیت تھی جس سے ہر روح سرشار تھی اپنے پیارے اور محبوب آقا سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود اطال اللہ بقاءہ و اطلع شموس طالعہ کی عدم موجودگی کا احساس ہر دل کو مجروح کر رہا تھا۔ اور ہر آنکھ اشکبار۔ مگر بایں ہمہ اللہ تعالےٰ کے وعدوں پر مستحکم یقین اور غیر متزلزل ایمان بھی ان کی ہر حرکت و سکون سے ظاہر ہو رہا تھا۔**

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دائمی مرکز اور سیدنا حضرت مسیح موعود المہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مولد و مسکن قادیان دارالامان میں جماعت احمدیہ کا ۵۹ واں سالانہ جلسہ ۲۶ دسمبر کی صبح کو شروع ہو کر ۲۸ دسمبر کی شام کو بخیر و خوبی ختم ہو گیا۔ جلسہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہر لحاظ سے کامیاب رہا قادیان کے موجودہ دور کا یہ چوتھا سالانہ جلسہ تھا۔ اس میں پاکستان کے ایک سو ۵ زائرین کے علاوہ ہندوستان کے مختلف علاقوں مثلاً حیدر آباد دکن۔ بنگال۔ بہار یوپی۔ بمبئی اور کشمیر کے اڑھائی سو کے قریب احمدی شامل ہوئے۔ علاقہ کے متعدد اعلےٰ سرکاری حکام کے علاوہ بہت سے دیگر غیر مسلم معززین نے بھی شرکت کی۔ علاوہ ازیں اس سال پہلی مرتبہ ہندوستان اور پاکستان کی متعدد احمدی خواتین نے بھی جلسہ میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کی۔ لیکن جلسے کی سب سے بڑی خصوصیت ذکر الٰہی۔ سوز و گداز۔ رقت اور دعاؤں کی وہ کیفیت تھی۔ جس سے ہر روح سرشار تھی۔ اپنے پیارے اور محبوب آقا سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود اطال اللہ بقاءہ و اطلع شموس طالعہ کی عدم موجودگی کا احساس ہر دل کو مجروح کر رہا تھا اور آنکھ اشکبار۔ مگر بایں ہمہ اللہ تعالےٰ کے وعدوں پر مستحکم یقین اور غیر متزلزل ایمان بھی ان کی ہر حرکت و سکون سے ظاہر ہو رہا تھا۔ غرض سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عصر سعادت میں جلسہ سالانہ کو جو خصوصیات حاصل ہوا کرتی تھیں۔ یوں محسوس ہوتا تھا کہ اللہ تعالےٰ انہی کی ایک جھلک آج پھر حضور کے مثیل اور خلیفہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے عہد میں ظاہر کر رہا ہے

### مختصر روئداد

۲۶ دسمبر کو پونے دس بجے صبح زنانہ جلسہ گاہ (نزد مکان حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب رضی اللہ عنہ) میں جلسے کی کارروائی شروع ہوئی۔ سٹیج کی دائیں جانب لوائے احمدیت لہرا رہا تھا۔ اور قادیان میں بسنے والے خوش قسمت درویش نوجوان باری باری اس کے پہرے کی سعادت کر رہے تھے۔ جماعت احمدیہ کے ممتاز بزرگ حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب آف سکندر آباد دکن نے صدارت کے فرائض سرانجام دیئے۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد مکرم یونس احمد صاحب اسلم درویش نے نہایت خوش الحانی کے ساتھ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی وہ تازہ نظم پڑھ کر سنائی جو حضور نے از راہ کرم خاص طور پر اس جلسے کے لئے رقم فرمائی تھی۔ نظم کا ایک ایک شعر درد اور رقت کی ایک عجیب کیفیت قلوب میں پیدا کر رہا تھا

نظم کے بعد جماعت احمدیہ قادیان کے امیر حضرت مولانا عبدالرحمن صاحب فاضل نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا وہ پیغام پڑھ کر سنایا جو حضور نے اس موقعہ کیلئے ارسال فرمایا تھا۔ پیغام کا ایک ایک لفظ اس کیفیت کے ساتھ سنا گیا۔ جو اپنے بچھڑے ہوئے محبوب کا پیغام آنے پر ہوتی ہے۔ حضور کا پیغام پڑھنے سے قبل حضرت امیر صاحب مقامی نے جلسہ کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا۔

### حضرت امیر جماعت احمدیہ قادیان کی افتتاحی تقریر

خدا کا شکر ہے کہ آج جماعت احمدیہ قادیان کا یہ ۵۹ واں سالانہ جلسہ قادیان میں منعقد ہو رہا ہے۔ گزشتہ فسادات کے بعد یہ چوتھا جلسہ سالانہ ہے۔ ہمارا اس انقلاب کے بعد پہلا جلسہ سالانہ ایک ایسی جگہ منعقد ہوا۔ جہاں ہم اس وقت کے حالات کے ماتحت پبلک کو بلا نہ سکے تھے۔ اور ہم نے اپنے ایریا میں ہی مسجد اقصےٰ میں یہ جلسہ منعقد کیا۔ جس میں صرف ہمارے درویش ہی شامل ہوئے۔ لیکن خدا تعالےٰ کے فضل سے دوسرے سال حالات بدل گئے۔ اور ۱۹۴۹ء سے اب تک ہمیں تین جلسوں کے انعقاد کی توفیق ملی۔ اسی پرانے طریق اور سنت کے مطابق جس کا اجراء سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا تھا۔ ہندوستان کی جماعتوں سے بھی احباب کو آنے کی توفیق ملی۔ آج جو تعداد اس جلسہ میں موجود ہے۔ یہ ۱۸۹۱ء اور ۱۸۹۲ء کے جلسوں سے کم نہ ہو گی۔ ہمیں اللہ تعالےٰ کے فضل سے یہ امید ہے کہ یہ تعداد بتدریج بڑھتی جائے گی۔ اور اس تعداد تک یقیناً پہنچ جائے گی جو ۱۹۴۶ء کے جلسہ سالانہ پر تھی بلکہ اس سے بھی زیادہ۔

انشاء اللہ تعالیٰ

اس کے بعد آپ نے دعا فرمائی۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے پیغام کے بعد پروگرام کے مطابق سلسلہ کے قدیم بزرگ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اخص صحابی حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے ذکر حبیب کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرۃ طیبہ کے مختلف واقعات کی روشنی میں بتایا کہ حضور صحیح معنوں میں دنیا کے لئے امن اور سلامتی کے شہزادے تھے۔ حضرت عرفانی صاحب کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ سلسلہ متعینہ دہلی نے مذہب کی ضرورت کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے مذہب کے متعلق تعلیم یافتہ طبقہ اور عوام کے خیالات کا ذکر کرنے کے بعد مذہب کی حقیقت اس کی غرض و غایت اور اس کی ضرورت کو واضح کیا۔ اور مذہب کے متعلق اس زمانہ میں پیدا شدہ وساوس کا جواب دیتے ہوئے بتایا کہ اسلام نے مذہب کے متعلق جو اصول بیان فرمائے ہیں اور جن کی ہندوؤں کی مذہبی کتب بھی تائید کرتی ہیں درحقیقت وہی دنیا میں دائمی خوشی۔ امن اور خوشحالی کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔

بعدہ ایک نظم پڑھی گئی اور پھر ہندو مسلم اتحاد کے موضوع پر مکرم شیخ محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ نے تقریر فرمائی اور اس ضمن میں ہندو مسلم اتحاد کے وہ حقیقی اور نتیجہ خیز اصول بیان فرمائے جو اسلام نے پیش کئے اور جن کی ویدوں سے بھی تائید ہوتی ہے۔

شیخ محمد عمر صاحب کی تقریر کے بعد اجلاس نماز ظہر و عصر کے لئے برخاست ہو گیا۔

### دوسرا اجلاس

نماز ظہر و عصر کے بعد اڑھائی بجے دوسرا اجلاس زیر صدارت محترم سید وزارت حسین صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ بہار منعقد ہوئے۔ تلاوت قرآن مجید و نظم کے بعد مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب مولوی فاضل نے اسلامی رواداری کی تعلیم کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے رواداری کا مفہوم واضح کرتے ہوئے بتایا کہ اسلام نے حریت ضمیر پیشوایان مذاہب کا احترام۔ عدل و انصاف اور حسن سلوک کے متعلق بہترین تعلیم دی ہے۔ پھر آپ نے تاریخ اسلام اور تاریخ احمدیت میں سے اس تعلیم پر عمل کرنے کی مثالیں دیں اور بتایا کہ کس طرح ہم نے اور ہمارے بزرگوں نے اسلام کی اس تعلیم پر عمل کرتے ہوئے غیر مسلموں کے ساتھ رواداری اور ہمدردی کا سلوک کیا۔ اس کے بعد متفقہ طور پر چند قرار دادیں منظور ہوئیں۔ جن میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کی جائیداد کی واپسی۔ درویشوں کے اہل و عیال سے ملنے کی سہولتیں دینے۔ موصی احمدیوں کی نعشوں کو قادیان لانے کی اجازت دینے اور امرتسر۔ بٹالہ وغیرہ شہروں میں بعض مساجد استعمال کرنے کی اجازت دینے کا مطالبہ کیا گیا تھا

بعدہ مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی مولوی فاضل نے فضائل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے مختلف آسمانی صحیفوں میں سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی آمد کی پیشگوئیاں بیان فرمائیں اور بعثت نبوی سے قبل عربوں کی جہالت کا نقشہ کھینچ کر مختلف غیر مسلموں کی شہادتوں سے بتایا کہ آپ نے ان میں کتنا عظیم الشان نیک تغیر پیدا کیا۔ اور پھر مختلف واقعات کی روشنی میں ثابت کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر لحاظ سے دنیا کے لئے کامل نمونہ تھے۔

---

## چودھری محمد شجاعت علی صاحب انسپکٹر بیت المال کے متعلق ضروری اعلان

چودھری محمد شجاعت علی صاحب انسپکٹر بیت المال حلقہ لاہور شہر کو بذریعہ رجسٹرڈ لیٹر اکنالجمنٹ ڈیو ۱۷/۱۲ کو مرکز آنے کیلئے تحریر کیا گیا تھا لیکن نہ ہی خود آئے اور نہ ہی کوئی جواب دیا۔ بعد میں بھی ان کو لکھا گیا مگر کوئی جواب نہیں دیا۔ ایک عرصہ سے نہ تو بل سفر خرچ اور نہ ہی ہفتہ واری ڈائری اور نقشہ کارگزاری مرکز کو ارسال کرتے ہیں۔ توجہ دلانے پر بھی اصلاح نہیں کی۔ اس وجہ سے ان کو عہدہ انسپکٹری سے معطل کیا گیا اور تا اطلاع ثانی کوئی دوست کسی قسم کا چندہ یا حساب ان کو نہ دیں۔ نیز اس وقت اگر کسی صاحب نے ان سے کوئی رقم لینی ہو تو ایک ہفتہ کے اندر نظارت بیت المال کو اطلاع دیں اور یہ بھی لکھیں کہ کس قدر رقم اور کب انہوں نے چودھری محمد شجاعت علی

# شاہ موزری کے حصہ داروں کی اطلاع کیلئے ضروری اعلان

(از سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب صدر بورڈ آف ڈائریکٹرز شاہ موزری)

جیسا کہ الفضل میں قبل از وقت اعلان کر چکا تھا کہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اجلاس عام بورڈ آف ڈائریکٹرز کا اجلاس منعقد کیا جائے گا۔ اور سابقہ ریزولیوشن کی جو کچھ تعمیل ہو سکی ہے۔ اس کے متعلق ممبران کو آگاہ کیا جائے گا۔ اور وہ مشکلات بھی پیش کی جائیں گی۔ جو ممبران کے لئے ان کا حل کرنا ضروری ہے۔ چنانچہ ۲۸ دسمبر کو جلسہ گاہ کے سٹیج پر ۱۰½ بجے ممبران کا جنرل اجلاس ہوا۔ اس اجلاس کے متعلق بھی ممبران کو عین اس وقت جب کہ جلسہ گاہ سامعین سے پُر تھا۔ اطلاع کی گئی خصوصاً آخری دن کی اطلاع میں تاکید کی گئی۔ شاہ موزری کے جنرل اجلاس میں جتنی توقع کی جا سکتی تھی۔ اتنی حاضری نہ تھی۔ لیکن مشورہ کرنے کے لئے یہ تعداد کافی تھی۔ کارروائی صدر صاحب نے اپنی تقریر سے شروع کی۔ اور احباب کو بتلایا کہ کام تو شروع کر دیا گیا ہے۔ ہو میر پر شاہ موزری کا بنا ہوا کام اُن کے سامنے رکھا گیا۔ اور سبھی ممبران نے اس کو پسند کیا۔ اور اس بات کو بھی تسلیم کیا۔ کہ بازار کے نرخ سے یہ سستے ہیں۔ اور مشورہ دیا۔ کہ اس کی قیمت بڑھائی جائے لیکن مصلحت اسی میں ہے۔ کہ اس کام کو نسبتاً کم نرخ پر فروخت کیا جائے۔ کیونکہ نکاس جتنی ہوگی اتنی ہماری آمدنی بڑھتی جائے گی۔

صدر صاحب نے اپنی تقریر میں بتایا۔ کہ سابقہ تجاویز کی رو سے روپیہ تو ملتا ہے مگر سود پر۔ اور ہم یہ نہ لے سکتے ہیں۔ اور ممبران نے سابقہ اجلاس میں وعدہ کیا تھا۔ کہ وہ حصص کی فروخت کا انتظام کریں گے۔ لیکن وہ بھی عملاً بہت کم ہوا ہے۔ جنرل اجلاس نے صورت حال کا جائزہ لے کر کہ ایک لاکھ روپیہ کا فوری طور پر جمع کیا جانا ضروری ہے۔ اور اجازت دی کہ ایک لاکھ روپیہ زیادہ سے زیادہ نفع پر قرضہ لیا جا سکے۔ تو قرضہ لینے کا انتظام کیا جائے۔ خواہ یہ نفع ۹۰ فی صدی بعد منہائی اخراجات بھی دینا پڑے۔ یہ مشورہ جنرل اجلاس کا بورڈ کے سامنے پیش کیا جائے۔ چنانچہ مورخہ ۲۹ دسمبر کو دوبارہ بورڈ کا اجلاس ہوا۔ اور بعد غور و خوض کے بعد اتفاق رائے سے پاس ہوا۔ کہ ایک لاکھ روپیہ فراہم کرنے کا انتظام کیا جائے۔ لیکن اس روپیہ کی فراہمی اولاً اور اصالتاً موجودہ ممبران کا ہے۔ جن کے لئے یہ موزری الاٹ کروائی گئی ہے۔ اس لئے ان سے نئے حصص نہ لئے جائیں۔ حصہ قیمتی دس روپیہ اگر موجودہ ممبران اس کے علاوہ مزید قرضہ بھی اسی شرط پر دینا چاہیں۔ تو وہ بھی قرضہ حاصل کیا جائے۔ اور اس طرح ایک لاکھ روپیہ فوراً جمع کیا جائے۔

لہذا اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ بورڈ نے ان مجوزہ حصص اور مجوزہ قرضہ حاصل کرنے کے لئے مجھے اختیار دیا ہے۔ اور انہیں یہ بھی اجازت ہے۔ کہ وہ اس حد کے اندر اندر نئے حصہ داروں سے بھی روپیہ اس طریق سے حاصل کریں۔



یہ تجویز نہایت ہی معقول اور قابل عمل ہے۔ در اصل موجودہ حصہ داروں کا فرض اولین ہے۔ کہ وہ موجودہ موزری حتنہ کو چالو کریں۔ سابقہ سرمایہ کسی کارکن کی غفلت کی وجہ سے نہیں ڈوبا گیا۔ حکومت نے تقسیم کا سمجھوتہ کیا۔ اور پھر جو دنگا اور فساد لوٹ مار ہوئی ہے۔ وہ کسی کے بس کی بات نہ تھی۔ اس لئے موجودہ خریداران کا یہ عذر بہت ہی کمزور ہے کہ اُن کے ڈوبے ہوئے سرمایہ کی وجہ سے اُن کو مستثنیٰ کیا جائے۔ وہ اگر تین ماہ کے اندر یا زیادہ سے زیادہ مجلس مشاورت تک مجوزہ سرمایہ کو جمع کے لئے اجلاس عام نے اجازت دی ہے۔ اس کو خود نئے حصص سے پورا کریں۔ یا اگر وہ قرض کی صورت میں دینا مناسب سمجھیں۔ اور ۹۰ فی صدی سے فائدہ اٹھانا چاہیں تو اٹھائیں بہرحال یہ اُن کا فرض ہے کہ وہ اس سرمایہ کو جمع کریں۔ اس بارے میں جنرل منیجر صاحب خریدار ان کے ساتھ براہ راست بھی خط و کتابت کریں گے۔ (صدر بورڈ زین العابدین ولی شاہ)

## گمشدہ بستر

۲۹ دسمبر ۱۹۵۰ء۔ اکو جو سپیشل ڈیزل کار ربوہ سے لاہور آئی تھی۔ اس میں سوار ہوتے ہوئے میرا ایک بستر رہ گیا ہے۔ جو نیلی دھاریوں کی ایک دری میں بندھا ہوا تھا۔ اور دری پر موٹے حروف سے نیلی سیاہی سے انگریزی میں "سلطان" لکھا ہوا تھا۔ ممکن ہے یہ بستر ربوہ کے اسٹیشن پر ہی رہ گیا ہو۔ اگر کسی دوست کو یا ربوہ کے کارکن کو بستر ملے۔ تو براہ کرم ذیل کے پتہ پر اطلاع دیں۔

(سلطان محمد۔ پوسٹل کلرک جنرل پوسٹ آفس لاہور)



## وصیت

وصیت :- ۱۲۸۵۸ میں سید عطاء الرحمٰن ولد مولوی سید عبد الباری صاحب ساکن Tatar Kandi ڈاکخانہ خاص ضلع Mymensingh مشرقی پاکستان عمر ۱۸ سال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ مارچ ۱۹۵۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

I have no landed property. I have got a monthly income of Rs 80/- (Rupees. Eighty only) at present of which I execute $\frac{1}{10}$th (one tenth) of my income toward my wasiyat and I bind my self to pay at the rate of $\frac{1}{10}$th of my all sorts of income I may get in future and also I authorise the Sadar Anjuman Ahmadiya Pakistan under this deed of wasiyat to have a right upon my property movable or immovable which I may leave behind me after my death, to the extent of $\frac{1}{10}$th of the entire valuation of such property. Further I beg to add that all my inheritors will be bound by this deed of wasiyat.

Present address:-
Syed Ata-ur-Rahman
84. Sir Nazimuddin Road
Dacca E. Bengal,
East Pakistan.

Witnessed by:-
(1) Muzaffaruddin Chowdhury
Muballigh S.A.A.
(2) Eradatullah Khan S/o
Sir Nazimuddin Road
Dacca.

---

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی
بعدالت جناب چوہدری حمید اللہ صاحب
بی۔ اے ایل ایل بی پی سی ایس سب جج بہادر
درجہ اول گجرات

دعویٰ دیوانی ۱۲۱ سن ۱۹۵۰ء

مسماۃ فاطمہ بی بی دختر اللہ دتہ قوم ترکھان سکنہ سندھاد تحصیل گجرات

بنام محمد شفیع ولد احمد الدین ترکھان سکنہ بوڑا تحصیل گجرات

دعویٰ تنسیخ نکاح

بنام محمد شفیع ولد احمد الدین قوم ترکھان سکنہ بوڑا تحصیل گجرات

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی محمد شفیع مذکور تعمیل سمن سے دیدہ و دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے اس لئے اشتہار بنام محمد شفیع مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر آپ مذکور تاریخ ۱/۱۵ ماہ ۱۱ ۱۹۵۱ء کو مقام گجرات حاضر عدالت نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آئے گی۔

آج بتاریخ ۲۲ ۱۲/۵۰ کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم ..........

مہر عدالت ۶۶۰۰۰۶

## اعلان نکاح

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۹ دسمبر ۱۹۵۰ء کو نماز جمعہ سے قبل عزیزی عبد الحمید اختر خلف مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر پرسنل آفیسر نارتھ ویسٹرن ریلوے کا نکاح عزیزہ رابعہ ناہید دختر خان حاجی علی خان صاحب کے ساتھ ۲ ہزار حق مہر پر پڑھایا۔ عزیزہ مکرم خان ذوالفقار علی خان صاحب گوہر کی پوتی ہے احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ دو مخلص خاندانوں کا یہ اجتماع مبارک کرے۔ آمین (ثاقب زیروی)

# حکومت کی مستحسن روش کے باوجود سرحد پر ہندوستانی افسران نے زائرین کے ساتھ

## نہایت ناواجب سلوک روا رکھا

## ضروری ہے کہ آئندہ ایسے ناخوشگوار واقعات کی روک تھام کا مناسب انتظام کیا جائے

(از شیخ بشیر احمد)

لاہور ۱ جنوری۔ قادیان سے واپسی کے بعد امیر قافلہ شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ نے سرحد پر ہندوستانی افسران کے ناواجب سلوک پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے حسب ذیل بیان دیا ہے:۔

"ہمارا سفر قادیان اس لحاظ سے بہت کامیاب رہا کہ اس کی وجہ سے ہندوستان و پاکستان کے احمدی اپنے مقدس مرکز میں جمع ہوئے اور ہم پاکستانی باشندوں کو انڈین یونین میں بسنے والے لوگوں کی طرف خیر سگالی کا وفد لے جانے کا موقع میسر آیا۔ جلسے میں قادیان کے غیر مسلم بھی شریک ہوئے اور تمام کارروائی پرامن طریق پر نہایت خیروخوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔ اس بابرکت جلسے کے ذریعہ ہمیں ہمسایہ ملک کے ایک ایسے حصے میں اسلام کا پیغام بلند کرنے کی توفیق ملی جو اسلام کے ورثہ سے یکسر خالی ہو چکا ہے۔

لاہور سے قادیان تک سفر کے دوران میں ہمیں کوئی دقت پیش نہ آئی۔ میں دونوں حکومتوں کا شکر گذار ہوں کہ انہوں نے ہمارے سفر کے سلسلے میں تسلی بخش انتظامات کئے اور بہر طور حسن سلوک روا رکھا۔ البتہ قادیان سے لاہور واپس آتے ہوئے ہمیں جس دقت سے دوچار ہونا پڑا اس نے ہمیں ورطۂ حیرت میں ڈال دیا۔ ہم ہندوستان کی واہگہ کسٹم پوسٹ پر ۳۰ دسمبر کو دوپہر کے بعد ۲ بجے کے قریب پہنچے۔ وہاں کے افسران نے ہمیں لگاتار پانچ گھنٹے تک روکے رکھا۔ بسوں کا تمام سامان اتار لیا گیا اور ایک ایک چیز کی تلاشی لی گئی حتیٰ کہ پھٹے پرانے چیتھڑوں کو بھی کھول کھول کر دیکھنے سے گریز نہ کیا گیا۔ سرکاری بسوں کے ڈرائیور بھی جامہ تلاشی سے نہ بچ سکے۔ عورتوں کے برقعے اس بہانے سے چھین لئے گئے کہ وہ نئے ہیں۔ استعمال شدہ کپڑوں اور بستروں وغیرہ کو یہ کہہ کر قبضے میں کر لیا گیا کہ زائرین قادیان جاتے وقت انہیں اپنے ساتھ نہ لائے تھے۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ گویا ہم ان کی نگاہ میں مجرم تھے۔ تمام پولیس افسران اور سپاہی تلاشی لینے میں مصروف رہے۔ بالآخر جن اشیاء کو روک لینے کا فیصلہ کیا گیا تھا ان کی فہرست مرتب ہوئی۔ ہمارا احساس یہ ہے کہ اگر پانچ بجے شام کے قریب امرتسر کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب مداخلت نہ کرتے جس کی وجہ سے تلاشی کے بعجلت ختم ہونے کی صورت پیدا ہوئی تو تمام قافلے کو جس میں بعض ضعیف العمر مستورات بھی شامل تھیں اس سردی میں بسوں کے اندر بیٹھ کر رات بسر کرنی پڑتی۔

ہندوستان اور پاکستان کے فوجی حکام کی مہربانی اور حسن سلوک کے نتیجہ میں ہم کو سرحد عبور کرنے کی اجازت ملی۔ دونوں ممالک کے فوجی حکام اور فوجی کارکنوں کا رویہ واقعی قابل تعریف تھا۔

کسٹم کے قوانین کا کسی کو علم نہیں ہر شخص کو اپنی سمجھ کے مطابق خود ہی فیصلہ کرنا پڑتا ہے کہ وہ کیا لے جا سکتا ہے اور کیا نہیں لے جا سکتا۔ کپڑے کے چند چھوٹے چھوٹے ٹکڑے نیز چند استعمال شدہ سلے ہوئے کپڑے اور بستر وغیرہ۔ یہ تھا وہ کل کا کل خزانہ جو مسلسل کئی گھنٹوں کی تلاشی کے بعد برآمد ہوا۔ اگر اس امر کو ملحوظ رکھا جائے کہ ایک دو نہیں بلکہ سو افراد کے پاس یہ چند چیزیں برآمد ہوئیں تو یہ (سارا ڈرامہ) انتہائی مضحکہ خیز نظر آتا ہے۔ میں اب بھی اسی خیال پر قائم ہوں کہ جن چیزوں کو روکا گیا ہے وہ ایسی نہ تھیں کہ ان کو روکا جاتا۔

ایک ایسے موقعہ پر میں بحث میں پڑنا پسند نہیں کرتا۔ دونوں حکومتوں کا یہ رویہ کہ طرفین کے زائرین کو باہم اکٹھے ہو کر اپنے مذہبی امور سرانجام دینے کی سہولتیں بہم پہنچائی جائیں قابل تعریف ہے۔ لیکن اس کا تمام تر انحصار خیر سگالی اور باہمی مروت پر ہے۔ اگر اخیر تک خیر سگالی کا جذبہ کارفرما رہے تو پھر اس قسم کے مستحسن اقدامات کا مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے۔ کل (۳۰ دسمبر) سہ پہر تک ہمارے دلوں میں شکر گذاری کے جذبات موجزن تھے۔ میں تو اب بھی دونوں حکومتوں کا شکر گذار ہوں۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ ہندوستان کی حکومت کسی حال میں بھی ان خیالات اور احساسات میں حصہ دار نہیں ہے جس کے بدقسمتی سے وہ افسران حامل ہیں جو اس کی طرف سے واہگہ کی سرحد پر مامور ہیں۔ کاش میں اپنے ساتھیوں کی طرف سے انہی خیالات کا اظہار کر سکتا۔ میں نے دیکھا کہ ان میں تلخ احساس کی جھلک موجود تھی جو واہگہ کے ہندوستانی افسران کی روش اور حکومت کے منشاء میں (ص)

## بقیہ صفحہ (۲)

### جلسہ سالانہ کے موقع پر علماء کی تقاریر

جرمنی میں نوجوان طبقہ اسلام کی طرف مائل ہو رہا ہے۔ ہالینڈ جرمنی اور سوئٹزرلینڈ میں مخلص جماعتیں قائم ہیں۔

تقریر کے آخر میں باجوہ صاحب نے کہا یورپ مذہبی تعلیم سے بیگانہ ہو رہا ہے بائیبل سے دن بدن بے گانگی بڑھ رہی ہے اور نئی پود بائیبل کو ایک قدیمی دستاویز سے زیادہ نہیں سمجھتی۔ آپ نے بتایا کہ ایک ملٹری کالج میں معلوم ہوا کہ ۳۰ سال سے زیادہ عمر کے آدمیوں میں سے ہر ۵ میں سے صرف دو آدمی ایسے تھے جو چاروں انجیلوں کے نام جانتے تھے اور ۳۰ سال تک کی عمر والوں میں سے ۸۰ فی صدی چاروں ناموں ہی سے کلیتہً ناآشنا تھے۔ حالانکہ برطانوی سکولوں میں بائیبل کی تعلیم لازمی ہے۔ مذہب اپنا مقام کھو چکا ہے۔ نوجوانوں کو گرجوں میں لانے کے لئے رقص و سرود تک کے اہتمام کئے جاتے ہیں۔

عوام میں اسلام سے متعلقہ اعتراضات کہ وہ تلوار سے پھیلا تھا۔ یا وہ تعدد ازدواج کا قائل ہے۔ خود بخود ہی زائل ہوتے جا رہے ہیں کیونکہ حالات نے ان کو خود تعدد ازدواج پر مجبور کر دیا ہے فرق صرف یہ ہے کہ اسلام نے اسے نظام کی حد میں رکھا ہے اور وہ غیر آئینی طور پر شادیاں کرتے ہیں۔

تقریر کو ختم کرتے ہوئے باجوہ صاحب نے فرمایا۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی کہ مغرب سے سورج طلوع ہوگا کے کامل طور پر پورا ہونے کے دن قریب ہو رہے ہیں۔ روشنی دکھائی دے رہی ہے۔ مغرب اب مشرق سے علوم دین سیکھتا نظر آ رہا ہے اور اس وقت ربوہ میں حصول علم دین کے لئے آئے ہوئے بیسیوں مغربی ممالک کے نوجوان اس پیشگوئی کے ثابت ہونے کا بین ثبوت ہیں۔ باجوہ صاحب کی تقریر انتہائی دلچسپی کے ساتھ سنی گئی۔ آپ کی تقریر کے دوران میں حاضری بائیس تیئس ہزار کے لگ بھگ رہی اور آپ کی تقریر ہی پر چند اعلانوں کے بعد یہ اجلاس ختم ہو گیا۔

---

م تمیز کرنے سے قاصر ہیں۔ میں نیک نیتی سے امید کرتا ہوں۔ کہ آئندہ ایسے ناخوشگوار واقعات کو روکنے کے لئے کوئی نہ کوئی قدم ضرور اٹھایا جائے گا"۔

---

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

## ضروری اعلان

ربوہ میں چند ایک محلہ جات کی الاٹمنٹ ہو چکی ہے اور محلہ "دس" کی الاٹمنٹ عنقریب شروع ہونے والی ہے۔ الاٹمنٹ کے بعد حسب قواعد چھ ماہ کے اندر اندر عمارتیں تیار ہونی ضروری ہیں۔ اسلئے اکثر احباب مختلف ذرائع سے محکمہ تعمیر یا دفتر اسسٹنٹ سکرٹری آبادی سے اسباب کا علم حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں کہ پبلک عمارات کی تعمیر کے لئے سامان تعمیر ربوہ میں مہیا کرنے کا کوئی انتظام ہے یا نہیں۔ ان کی اطلاع اور سہولت کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ محکمہ تعمیر نے صدر انجمن۔ تحریک جدید اور پبلک عمارات کی تعمیر کو ملحوظ رکھتے ہوئے بہت سی عمارتی لکڑی کا سٹاک مہیا کرنے کا انتظام کر لیا ہے جو دوست ربوہ میں مکانات تعمیر کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اگر بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ کے نام حسب ضرورت لکڑی کی قیمت اندازاً جمع کرا دیں۔ تو محکمہ تعمیر ان کو عمدہ لکڑی واجبی نرخ پر مہیا کر سکتا ہے۔ ترسیل رقم پر لکڑی کی مقدار اور نوعیت سے سکرٹری تعمیر ربوہ کو ساتھ ہی مطلع کیا جاوے۔ کہ کتنی لکڑی کس کس قسم کی درکار ہوگی۔ تاکہ ان کی ضروریات کو ملحوظ رکھ کر مزید سٹاک کیا جا سکے۔

اس کے علاوہ جو احباب دفتر اسسٹنٹ سکرٹری آبادی کے ذریعہ اپنی رقوم عمارتی سامان کے لئے خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کرا چکے ہوئے ہیں۔ وہ اپنے مطلوبہ مال کی تفصیل سے سکرٹری تعمیر ربوہ کو فوراً آگاہ کریں۔ تاکہ ان کی ضروریات پوری کرنے کا بھی مناسب انتظام کر سکیں۔

ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان۔